سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

این کتاب فصاحت انتساب بالتصنیف عمدهٔ فصحا و بلغا محمد [illegible] حاضر الکمالات [illegible]

تذکره معانی
حسینی

به تصحیح بسیار و عرق ریزی بیشمار کارپردازان مطبع در مطبع

منشی [illegible] واقع [illegible] طبع گردید

RE-ACCESSIONED
URDU SECTION
M.A.LIBRARY, A.M.U.
U1780
CHECKED-2002

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اور ثنای بیعد اوس خالق فصاحت اور بلاغت کے
لئے زیبا ہی کہ جسنے قرآن مجید و فرقان حمید کو معجزہ نبی امی کا
ملک عرب مین نازل کیا کہ بدلیل آیہ وافی ہدایہ قل لئن اجتمعت
الانس و الجن الی آخرہ تمام فصحا عاجز ہو کر ایک آیت مثل اوسکی نہ لا سکے
اور صلوٰۃ نامحدود اور تحیات غیر معدود اوس اشرف المرسلین کے
لئے بجا ہی کہ بمنطوق لازم الوثوق انا افصح العرب والعجم کملای شعرا

سی و تین بجاے اوسکو و بیچ بجاے درمیان و
انکھڑیان بجاے آنکھین و ٹک بجاے کچھہ و تنک بجاے اندک
و کیا بکسرہ معروف بجاے کہ ہر مکسور مجہول چنانچہ ان مصارع
متفرقہ سے مثالین او ن الفاظ کی پیدا ہوتی ہین مصرعہ
ہم ہین تکتے صنم تمہارے اور مصرعہ قاصد سے
یہہ کہد و خبر اودہر ہی کو لیجاے مصرعہ مطلب
نہین کسی سے بندہ ہین ہم سجن کے مصرعہ
دل نہین پاتا ہے جاے بن مصرعہ رہتا ہے اشتیاق
تمہارا ہمین سدا مصرعہ نت دل کو دکہاتا ہے
وہ عیار ہمارے مصرعہ اشک کی جا ہی میری انکہون سی
لہو جاری مصرعہ چاند شرمندہ ہی تری مکہہ سی

غیرہ ہین اور اضافت کی دو قسمین ہین لفظی و معنوی اور علامت
اوسکی ہندی مین کا اور کے ہی اور موزون وہ ہے جو کہ وزن کیا گیا ہو
کسی چیز کے ساتھہ اور موزون بہ وہ ہے کہ جسکے ساتھہ وزن کیا جاے
اور نسبت اوسکو کہتے ہین کہ منسوب ہو کسی شے کیطرف جیسے
کہ عربی مین ی اور فارسی مین فاختئی اور ہندی مین جنگی **اور** مبنی
اوسکو کہتے ہین کہ حرکت اور سکون اوسکو بسبب عامل کے نہو جیسے
انا اور نحن **اور** ندا پکارنے کو کہتے ہین اور منادی وہ ہے جو پکارا جاوے
ہندی مین اوسکے لئے کتنے لفظ مقرر ہین مثلاً ای و ارے و ابے
و او و اجی **اور** مستثنیٰ اوسکو کہتے ہین جو کسی شے سے جدا کیا
جاے اور جسمین سے جدا کرتے ہین اوسکو مستثنیٰ منہ کہتے ہین اور وہ لفظ
سوا اور مگر کا ہی اردو مین اوسکے لئے کوئی لفظ جدا گانہ مقرر نہین

اور علامت شرط و جزا کی اردو مین لفظ جو اور تو ہے اور
علامت تردید کی اردو مین لفظ چاہو وہ نہین تو ہے اور
علامت تصغیر کی اردو مین لانا ایک الف کا ہے آخر لفظ مین مثلاً گھوڑے
اور گھوڑیا اور علامت ایجاب کی اردو مین لفظ ہان اور جی کا ہے اور
اسم دو طرح پر ہے متصرف اور جامد متصرف وہ جو کہ گردانین جاوین اور جامد
وہ جسکی تصریف نہو سکے اور لازمی اوسکو کہتے ہین کہ صرف فاعل ہی کو
چاہیے اور متعدی وہ جو کہ مفعول کو چاہیے اور متعدی کی تین قسمین ہین
متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول و متعدی بسہ مفعول اور
اسمای اشارات اور استفہام اردو مین یہہ ہین وہ وہ و کون
و کوئی و اس و جس و کس

فصل پنجم

مقدمہ مصطلحات و مرکبات عروض و قوافی مین عروض بالفتح

اون نام اوس علم کا ہی کہ جسسے اوزان شعر دریافت ہوتے
ہین اور شعر لغت مین جاننے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین کلام موزون
مقفا کو کہتے ہین اساتذہ قدیم نے پندرہ بحور قرار دی ہین اور ہر بحر سے
چار یا پانچ اوزان اور بھی نکالے ہین اب نام ان بحروں کے اور اس قطعہ
سے حاصل ہوتے ہین **قطعہ** رجز خفیف و رمل منسرح و مجتث
بسیط و وافر و کامل ہزج طویل و مدید مشاکل و متقارب
سریع و مقتضب است مضارع و متدارک قریب نیز جدید
اور متاخرین نے گیارہ اوزان اور بھی انہین بحروں سے استخراج کئے ہین اور انکے
نام یہہ ہین عریض و عمیق و سریم و کبیر و ذلیل و قلیب
و حمید و صغیر و اصم و سلیم و حمیم از انجملہ طویل
و مدید و بسیط و وافر و کامل ان بحروں مین اہل فارس نے کمتر

شعر کہتے ہین اور ہر بحر مین جو چند الفاظ موضوع کئے ہین کہ انکو ارکان
افاعیل کہتے ہین اور وہ دس ہین دو انمین سے خماسی فعولن و
فاعلن ہر ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع اور آٹھہ انمین سے سباعی
مفاعیلن اور مفاعلتن ایک وتد مجموع اور ایک فاصلہ صغری سے مرکب ہین
اور مستفعلن اور فاع لاتن او مفعولات ہر ایک مرکب ہین دو سبب خفیف
اور ایک وتد مفروق سے اور سبب اصطلاح عروض مین کلمہ دو حرفی
کو کہتے ہین اگر حرف دوم متحرک ہو وہ سبب ثقیل ہوگا اور وتد
کلمہ سہ حرفی کو کہتے ہین اگر حرف آخر ساکن ہو تو وتد مجموع اور
اگر درمیانکا ساکن ہو تو وتد مفروق کہتے ہین اور فاصلہ کہ بمعنی
ستون ہے اوسپر دو قسم کی ہے صغری اور کبری فاصلہ صغری کلمہ چہار
حرفی کو کہتے ہین کہ تین حرف اول اوسکے متحرک ہون اور فاصلہ

کبری کا نام بحر فی کو کہتے ہین کہ چار حروف اول وسط شعر کا ان

جاننا چاہئے کہ ہر ایک بحر تکرار ارکان قرار پاتی ہے

ازانجملہ یہہ سات بحرین ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین ہزج

و رجز و کامل و وافر و متقارب و متدارک اور یہہ نو بحرین

دو رکنونکی تکرار سے حاصل ہوتے ہین طویل و مدید و بسیط و رمل

سریع و مجتث و منسرح و مضارع و مقتضب و بحر طویل

چار فعولن و مفاعیلن سے اور مدید چار فاعلاتن فاعلن سے

اور بسیط چار مستفعلن و فاعلن سے اور وافر آٹھہ مفاعلتن سے

اور کامل آٹھہ متفاعلن سے اور ہزج آٹھہ مفاعیلن سے

اور رجز آٹھہ مستفعلن سے اور رمل آٹھہ فاعلاتن سے اور سریع مستفعلن

مستفعلن و مفعولات دو مرتبہ اور منسرح مستفعلن مفعولات سے

چار مرتبہ اور خفیف فاعلاتن مستفعلن فاعلات سے دو مرتبہ اور مضارع
مفاعیل فاعلاتن سے چار مرتبہ اور مقتضب مفعولات مستفعلن سے چار مرتبہ
اور مجتث مستفعلن فاعلاتن سے چار مرتبہ اور متقارب آٹھہ فعولن سے
اور متدارک آٹھہ فاعلن سے اور قریب مفاعیلن فاعلاتن سے دو مرتبہ اور
جدید فاعلاتن مستفعلن سے دو بار اور مشاکل فاعلاتن مفاعیلن
مفاعیلن سے دو بار اور جو شعر آٹھہ رکن سے تمام ہوا اسکو مثمن اور جو چھہ
رکن سے تمام ہوا اسکو مسدس اور جو چار رکن سے تمام ہوا اسکو
مربع اور جسکے ارکان مین تغیر نہو اسکو سالم اور جسمین تغیر واقع ہو
اسکو مزاحف کہتے ہین اور رکن اول مصرعہ اول کو صدر
اور رکن آخر کو عروض کہتے ہین اور رکن اول مصرعہ دوم کو
ابتدا اور رکن آخر کو ضرب و عجز کہتے ہین اور جو رکن درمیان ارکان

سکے واقع ہو اوسکو حشو کہتے ہین اب جاننا چاہیے

کہ اوس علم تقطیع ضروریات سے ہی اور تقطیع سے اصطلاحاً مراد

یہہ ہے کہ اجزاے بیت اجزای ارکان کے موافق ہون متحرک برابر

متحرک کے اور ساکن برابر ساکن کے آئے اختلاف حرکات جائز نہین

اور تقطیع مین حروف ملفوظ معتبر ہین نہ مکتوبہ چنانچہ الف ممدودہ اور کسرہ

اشباع کو اور حرف مشدد کو بجای حرف ثانی کے شمار کرتے ہین

اور اگر دو حرف ساکن کسی لفظ مین ہون تو ایک کو ساقط کر دیتے ہین

اور واو عطف اور ہا کہ یہ اور نون کو بجای حرف بولتے ہین اور کبھو ساقط

کر دیتے ہین اور ایسا ہی حال ہے تا مسببت کا یہانتک بیان سالم کا

با اختصار لکھا گیا اب حال زحافات اور علل کا مختصر لکھا جاتا ہے

زحاف اصطلاحاً نام تغیرات تبدیکا ہی کہ ارکان مین واقع ہین قسم

سب کے واقع ہوتے ہیں یا بالنقصان یا بہ افزایش یا کمی متحرک کے ساکن کرنے میں
اور تعریف زحافات کی یہ ہی اضمار بالکسر ساکن کرنا تاے متفاعلن سے
کا خبن بالفتح ساقط کرنا دوسرے حرف کا رکن فاعلن اور فاعلاتن
اور مستفعلن متفعل اور مفعولات سے وقص بالفتح ساقط کرنا حرف
دوم متحرک کا رکن متفاعلن سے طی بالفتح اسقاط چہارم حرف ساکن کا
دو سبب خفیف سے کہ اول رکن میں واقع ہوں اور یہ زحاف بحر بسیط
و منسرح اور رجز و سریع و مقتضب میں آتا ہی اور رکن مستفعلن
میں نہیں آتا عصب بالفتح اول و سکون ثانی ساکن کرنا ہی
لام مفاعلتن کا قبض ساقط کرنا ہی لام متحرک کا مفاعیلن فعولن سے
اور یہ زحاف بحر طویل اور ہزج اور متقارب اور مضارع میں آتا ہے
عقل بالفتح ساقط کرنا ہی لام متحرک کا مفاعلتن اور مفاعلتن سے

اور یہہ زحاف فقط بحر وافر میں آتا ہے کف بالفتح ساقط کرنا حرف ساتویں ساکن کا فاعلاتن اور فاعلات سے اور یہہ زحاف بحر طویل اور مدید و ہزج و رمل و خفیف و مجتث و مضارع میں واقع ہوتا ہے آگے یہہ زحاف جو لکھے گئے مفرد ہیں اب زحاف مرکبہ لکھے جاتے ہیں خبل بالفتح اول سکون بایء موحدہ اجتماع خبن و طے کو کہتے ہیں یعنی مستفعلن سے فا اور سین کو اور مفعولات سے واو اور فے کو دور کرتا ہے خزل بفتح خاء معجمہ اجتماع اضمار و طے کا ہے کہ متفاعلن سے مفتعلن باقی رہتا ہے اور یہہ بحر کامل میں آتا ہے شکل بالفتح خبن اور کف کا اجتماع ہے کہ فاعلاتن سے فعلات اور مستفعلن سے متفعل بضم لام باقی رہتا ہے اور یہہ بحر خفیف اور مدید اور رمل اور مقتضب اور مجتث میں آتا ہے نقص اجتماع عصب

اور کف کا ہی کہ مفاعلاتن سے مفاعیلن باقی رہتا ہی اور خاص بحر
وافر مین آتا ہی **تشعیث** یہہ حذف کرتا ہی ایک متحرک کو دو حرف
متحرک سے کہ وتد مجموع مین ہو یعنی فاعلاتن سے فالاتن باقی رہتا ہی
اور بحر خفیف و رمل و مدید و مجتث مین آتا ہی **معاقبہ** اصطلاح
مین اوسکو کہتے ہین کہ دو سبب خفیف جو شعر مین مجتمع ہوون اونکو زحاف سے
سلامت رکہے اور وہ صرف دو رکن ہین ایک مستفعلن اور مفاعیلن
اور یہہ زحاف بحر مدید و منسرح و رمل و وافر و ہزج و خفیف و طویل
و کامل و مجتث مین آتا ہی **مراقبہ** اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین کہ دو سبب
جو مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن مین آتے ہین اونکو حذف نہ کری
اور یہہ زحاف بحر مشاکل و مقتضب و مضارع و سریع و منسرح مین آتا ہی
مکانفہ اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین جو بحر سریع و منسرح

مصرعہ میان ہم سنتے ہین تیری کمر ہے
مصرعہ یہہ وہ نین ہین جن سے جنگل ہرے ہوئے
مصرعہ لاگ رہنے سے ہے اپنے دل کے تئین مصرعہ
جسطرح دو مست جکڑے ہوئین زنجیر فکر پیچ بیت
انکہونکو اوسکے خاطر خواہ کیونکر دیکہئے وہ صورت دیکہیے جب تک
اودہر دیکہیے بیت رہی تا دم مرگ بیتاب ہے
نہ اوس بن تنک صبر آیا ہمین بیت کچہہ عشق و ہوس
مین فرق نہے کر کید بہر ہی وہ امتیاز تیرا
اور بہت سے الفاظ اسی قسم کے اون حضرات کی
دواوین مین موجود ہین کہ خوفاً عن التطویل اسی قدر
پر اکتفا کیا گیا اور آئیان اور جائیان اور

دو سبب خفیف ہوں اونکو سلامت رکہے تسبیغ اصطلاح مین اوسکو
کہتے ہین کہ جو سبب خفیف عروض و ضرب مصرعہ مین واقع ہوا و اوسمین ایک
الف زیادہ کرے جیسا کہ فعولن سے فعولان اور فاعلاتن سے فاعلاتان
اور یہہ زحاف بحر ہزج و رمل و مضارع و متقارب و مدید و طویل
و مجتث مین آتا ہی ترفیل اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین کہ جو وتد مجموع
ضرب مصرعہ مین واقع ہوا و اوسکے بعد سبب خفیف کو زیادہ کرے جیسا کہ مستفعلن
کو مستفعلاتن کرے اور یہہ زحاف بحر کامل اور رجز مین آتا ہی ختم
اور یہہ زحاف فقط اشعار عربی مین آتا ہی حذف اوسکو
کہتے ہین کہ ساقط کرے سبب خفیف کو آخر رکن سے پس فعولن سے فعو
اور فاعلاتن مین فاعلا اور مفاعیلن کا مفاعی باقی رہتا ہی اور یہہ زحاف
بحر رمل و متقارب و مجتث و مدید و منسرح و خفیف مین آتا ہی قطف

اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کری سبب خفیف کو آخر رکن سے
جیساکہ مفاعلتن سے مفاعل اور یہہ خصوصیت رکہتا ہے بحر وافر سے
قصر اسکو کہتے ہین جو ساقط کری حرف ساکن کو سبب خفیف سے آخر رکن
ہین جیساکہ فاعلاتن سے فاعلات بسکون تا اور فعولن سے فعول لو وقف
لام قطع اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کری ایک حرف آخر کو آخر وتد
مجموع سے اور ماقبل اوسکے ساکن کرے جیساکہ مستفعلن سے مستفعل اور
متفاعلن سے متفاعل اور یہہ خاص ہے بحر رجز و کامل و رمل
و متدارک و بسیط و مدید و سریع و خفیف و مجتث و مقتضب مین آتا ہے
حذذ بفتح حاء حطی و دو ذال معجمہ اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط
کرے وتد مجموع کو آخر رکن سے جیساکہ مستفعلن سے مستف
و متفاعلن سے متفا اور یہہ فقط بحر کامل اور رجز اور متدارک مین آتا ہے

صلم اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کرے وتد مفروق کو آخر
رکن سے جیسا کہ مفعولات سے مفعو اور یہہ بحر سریع و منسرح و مقتضب
مین آتا ہی **وقف** اوسکو کہتے ہین کہ ساکن کرے تا مفعولات
مضموم تا کو اور یہہ تین بحرونمین آتا ہی سریع و منسرح و مقتضب
کسف اوسکو کہتے ہین کہ ساقط کرے حرف ہفتم کو جیسا کہ مفعولات
سے مفعولا اور یہہ بحر سریع و منسرح و مقتضب مین آتا ہے
شتر اوسکو کہتے ہین جو کہ جمع کرے ثلم و حذف کو رکن مفعولن مین
اور جمع کرے قطع و حذف کو فاعلاتن مین اور جب جمع کرے خرم
و جب کو مفاعیلن مین اور یہہ تغیر بحر تقارب و ہزج و رمل و مضارع و مجتث و
خفیف مین آتا ہی **خرم** اوسکو کہتے ہین کہ ساقط کرے حرف اول
کو رکن سے وتد مجموع کے جیسا کہ مفاعیلن سے فاعیلن اور یہہ بحر

منسرح و مضارع مین آتا ہی ثلم اوسکو کہتے ہین کہ ساقط
کرے حرف اول کو رکن فعولن سے جیساکہ فعولن سے عولن رہے
شرم اوسکو کہتے ہین جو کہ جمع کرے خرم و قبض کو رکن فعولن
پس عول باقی رہتا ہی اور یہ بحر طویل و متقارب مین آتا ہی
شتر اوسکو کہتے ہین جو کہ جمع کرے خرم و قبض کو
رکن مفاعیلن مین اور ساقط کرے حرف اول و پنجم کو پس
فاعلن رہتا ہی خرب اوسکو کہتے ہین جو کہ جمع کرے خرم و کف
کو رکن مفاعیلن مین اور ساقط کرے حرف اول و ہفتم کو
پس فاعیلن بضم لام باقی رہتا ہی اور یہ بحر منسرح و مضارع مین
آتا ہی قصب اوسکو کہتے ہین جو کہ رکن مفاعلتن سے حرف اول
ساقط کرے اور فاعلتن باقی رہے اور یہ خاص بحر وافر مین

آتا ہی قصم بفتحتین مجتمع کرتا ہی خرم و عصب کو رکن مفاعلتن میں
یعنی حرف اول کو اسقاط کرکے حرف پنجم کو ساکن کرتا ہی پس
فاعلتن بسکون لام باقی رہتا ہی جمم بفتحتین مجتمع کرتا ہی
خرم و عقل کو رکن مفاعلتن مین یعنی حرف اول و پنجم کو اسقاط کرتا ہی
پس فاعلن باقی رہتا ہی عقص بفتح عین و سکون قاف یہہ
مجتمع کرتا ہی خرم و نقص کو یعنی رکن مفاعلتن سے حرف اول و ہفتم
کو ساقط کرکے حرف پانچوین کو ساقط کرتا ہی پس مفعول
باقی رہتا ہی اور خاص بحر وافر مین آتا ہی رفع اور یہہ ساقط
کرتا ہی ایک سبب خفیف کو اوس بحر سے جسمین دو سبب خفیف ہون جیسے
مستفعلن سے فاعلن باقی رہتا ہی اور یہہ بحر منسرح اور رجز مین
آتا ہی جب اور یہہ رکن مفاعیلن سے دو سبب خفیف کو دور کرتا ہی

کہ مفاعیلن سے مفا باقی رہتا ہی ہتم بالفتح اور یہہ جمع کرتا ہی حذف
و قصر کو رکن مفاعیلن مین پس مفاع باقی رہتا ہی ذلل بفتحتین اور یہہ
جمع کرتا ہی خرم و ہتم کو رکن مفاعیلن مین پس فاع باقی رہتا ہی اور یہہ
بحر ہزج و مضارع مین آتا ہی خلع بالفتح یہہ جمع کرتا ہی خبن و قطع کو
رکن مستفعلن مین کہ مفاعلن باقی رہتا ہی جحف بفتح جیم و سکون
حاے حطی اور یہہ عمل خبن کا رکن فاعلاتن مین کرتا ہی کہ فعلاتن باقی
رہتا ہی سلع بالفتح اور یہہ جمع کرتا ہی خبن و قطع کو رکن فاعلاتن
مین کہ فعلا باقی رہتا ہی اور رمل و مضارع مین آتا ہی نحر اور یہہ ساقط
کرتا ہی دو سبب اور وتد مفعولات کو پس لا باقی رہتا ہی اور یہہ سریع و منسرح
و مقتضب مین آتا ہی جلع بدال مہملہ اور یہہ ساقط کرتا ہی دو سبب خفیف
کو اول رکن سے اور ساکن کرتا ہی تا ہی [illegible] مفعولات کو کہ لات [illegible] رہتا ہی

ہرسہ بحور مذکورہ میں آتا ہی اگرچہ ہر ایک بحر سالم و مزاحف کی تشریح
سریع الفہمی کیواسطے لکہنا اشعار امثلہ کا مناسب تھا مگر خوفاً للتطویل
والاطناب کہنا اس رسالہ کے اختصار پر یہی کہی گئی ہے اسلئے خدمت طالبان
کے التماس ہے کہ زیادہ تشریح و تفصیل کے لیے رجوع رسایل
مبسوطہ کیطرف فرماویں اور حال دوایر کا باختصار یہہ ہے کہ کل چہہ
دایرہ ہیں ایک موتلفہ دوسرا متفقہ تیسرا مختلفہ چوتہا مجتلبہ پانچوان منتزعہ
چہٹا مشتبہہ اول سے بحر وافر اور کامل متعلق ہین دوسرے سے متقارب اور
متدارک تیسرے سے بحر طویل و مدید و بسیط چوتہی سے بحر ہزج و رجز و رمل پانچوین سے
منسرح و مشاکل و سریع و جدید و قریب و خفیف چہٹی سے بحر مضارع و مقتضب و مجتث و
منشرح کو علاقہ ہی اور اوزان رباعی جدا گانہ ہین اور رباعی کو
اختصاص بحر ہزج سے ساتہہ ہی اور چوبیس وزن اور نو زحافات حاصل ہوتی

ہے خرم و خرب و قبض و کف و ہتم و جب و اشتر و بتر

و زلل اب کچھ مختصر قواعد قوافی کے لکھے

جاتے ہیں جاننا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے تکرار حروف معین سے الفاظ مختلف
میں کہ واقع ہوتے ہیں اواخر مصرعہا یا اواخر ابیات میں اور حروف قافیہ نو ہیں

قطعہ قافیہ در اصل یک حرف است ہشت از تبع * چار پیش و چار پس این
مرکز را دائرہ * حرف تاسیس و دخیل و ردف و قید انگہہ روی * بعد ازان وصل و
خروج است و مزید و نایرہ * اور چند قافیہ کی حروف آخر سے ہی یا الف و
او ساکن ہے کہ نزدیک اوسکے ہو اور وہ متحرک کہ ماقبل اوسکے ساکن ہو
بھی اول حروف قافیہ ہیں ایسا ہی تاسیس و دخیل و ردف و قید بھی اول قافیہ ہیں

روی وہ حرف ہے کہ تحقیق قافیہ کی واسطے بنا اوسکے ہے اور **تاسیس**
وہ الف ساکن کو کہتے ہیں جو کہ قبل روی کے آوے اور ایک متحرک درمیان

اوسکے اور ردی کے واسطہ ہوئی ور اوس متحرک کو **دخیل** کہتے
ہین مثلاً یا در لفظ مائل و سائل اور تاسیس قافیہ مین از قبیل لزوم
ما لا یلزم ہے اگر التزام اوسکا نکرین تو مائل کو ساتھ گل کے قافیہ
کر سکتے ہین **ردف** بالکسر مراد اوس الف سائن سے ہے کہ جسکا ماقبل مفتوح
اور اوس واو ساکن سے کہ جسکا ماقبل مضموم اور اوس یائے ساکن سے جسکا ماقبل
مکسور ہووے اور فاصلہ قبل ردی کے آوے مراد ہے مثلاً جان و جہان و خون
جیہون و شیر و شمشیر اور یہہ حرف معروف اور مجہول دونو طرح سے آتا ہے
معروف وہ ہے کہ ضمہ ماقبل واو و کسرہ ماقبل یا خوب ظاہر ہو مثلاً دود و نمود
و دید و چکید اور مجہول وہ ہے کہ یہہ حرف خوب ظاہر نہون مثلاً رود و سرود
و بید و امید اور اجتماع ان دونون قسمون کا قافیہ مین جائز ہے مگر اختلاف
ردف قافیہ مین کسی طرح سے جایز نہین اور **قید**

وہ حرف ہی کہ ساکن غیر ردف ہو اور فاصلہ قبل روی کے آوے مثلاً
صبر و ابر و بخت و تخت و دُرد و گُرد و بُرد و بزم و رزم و بند و پند و مہر و چہر و
ہست و نیست و زشت و کنشت وغیر ذالک اور اختلاف قید کا قافیہ
میں جائز ہی مثلاً جبر و شہر کو صبر و زشت قافیہ کر سکتے ہیں لیکن رعایت قرب
مخرج کی بہتر ہی اور حرف وصل بعد روی کے آتا ہی جیسے
ہائی مختفی نالہ اور سالہ میں اور حرف خروج وہ حرف ہے کہ بعد حرف وصل کے
آوے جیسے کہ دیدمش و شنیدمش میں شین قرشت اور نائرہ
وہ حرف ہے کہ بعد مزید کے آوے جیسا کہ شنیدنش ہمدمش و ستمش و سپردمش اور
جو حرف کہ بعد اس حرف مزید کے آوے وہ حکم ردیف ہے اختلاف ان
حرفوں کا قافیہ میں جائز نہیں فتحہ ما قبل تاسیس کو رس کہتے ہیں اور حرکت
حرف وصل کو اشباع کہتے ہیں اور وہ کبھی فتحہ اور کبھی ضمہ اور کبھی

آتی ہی اور جاتی ہی بجاے آتین اور گئین اور
آتا ہے اور جاتا ہے اکثر اشعار مین موجود ہے
چنانچہ تقی میر کی ان دو شعرون سے صاف ظاہر ہے

میر بارہا وعدون کی آتین آتیان	طالعون نے صبح کر دکھلائیان
ایضاً الفاظ اپنا وہ صبح دکھلا گئے	مہر کو اور ماہ کو شرمائی ہے

یہانتک تو چندان مضائقہ نہین اسلئے کہ یہہ سب الفاظ
ہندی ہین مگر عجب یہہ ہی کہ یہہ حضرت السیسے زبردست
تہے کہ عربی اور فارسی الفاظ مین برخلاف لغت
اور برعکس استعمال اہل زبان جو چاہا اپنے اختیار سے
دخل و تصرف کیا اور اوسکے علاوہ تعقیدات لفظی
و معنوی اور ضعف تالیف اور بندش کے گنجلک

کسرہ ہوتا ہی اور اختلاف ان حرفونکا جہان ردی ساکن ہو جایز نہین
اور حرکت ماقبل ردف کو حذو کہتے ہین اور وہ نام حرکات ثلثہ
کا ہی اور اختلاف حذو کا ساتھ ردف کے جایز نہین اور حرکت
ماقبل ردی کو توجیہہ کہتے ہین اختلاف اوسکا بھی جایز نہین
لیکن اگر یہ سبب ردی حرف وصل کا متحرک ہو تو اختلاف توجیہہ کا جایز
ہو سکتا ہی اور حرکت حرف ردی کو مجری کہتے ہین اور حرکات
خروج اور مزید کو نفاذ کہتے ہین اور نایرہ متحرک نہین ہوتا ہی
بیان عیوب قافیہ کا یہہ ہے اور وہ کئی طرح پر ہے اول سے
مقید کا ایک مصرعہ مین ساکن اور ایک مین متحرک لانا مثلاً اعراب
اور رباب کو قافیہ کرنا اور ایسا ہی حال ہے حروف وصل کا
دوسرے اختلاف توجیہہ جیسے گل

اور دل کو قافیہ کرنا **تیسرے** اختلاف حرف ردف کا
یعنی دادا اور دیدا اور دود کو قافیہ کرنا **چوتھی** اختلاف ردی کا
یعنی صباح اور سیاہ کو قافیہ کرنا خصوصاً جب قرب مخرج کے رعایت نہو
تو اور بھی قبیح تر ہی **پانچوین** ایطاہی اور وہ مراد ہے تکرار
قافیہ سے ایک معنی پر اور ایطا کی ہی دو قسمین ہین خفی و جلی
خفی وہ ہے کہ مثل آب و گلاب ہو اور مثال **جلی** کی یہہ ہے
مثلاً ہیا اور میا کو قافیہ کرنا اور تر ا اور مرا اور چرا اور کرا اور دردمند
اور حاجتمند و ستمگر و فسونگر و یاران و دوستان اسی قبیل سے ہین
اور جمع ہونا انکا مطلع مین کسی طرح جایز نہین اور جب تک کچھہ اشارہ
جائے غزل یا قصیدہ مین تک تغیر قافیہ بازیادتی یا نقصان حروف
جایز نہین اور **ردیف** اوس تکرار لفظ کو کہتے ہین کہ ایک کلمہ

مستقل یا بشرط بعد قافیہ کے ابیات مین آوے اور حاجب
اوس کلمہ کو کہتے ہین کہ اول و آخر اوسکے قافیہ ہو جو کلمہ درمیان و
قافیون کے واقع ہووے حاجب ہے **خاتمہ** فی زمانہ شعر
گوئی اور شعر فہمی ایسی آسان ہوگئی ہے کہ حضرات جو شعر کہتے ہین تو املای الفاظ
موزون شدہ صحیح نہین لکھہ سکتے مثلاً لفظ صاعقہ کو بشکل سابقہ لکھتے
ہین اور با اینہمہ بے استعدادی دعوی شاعری رکھتے ہین اور شعر فہمی کا یہہ حال ہے
لطیفہ ایک امیرزادی بے استعداد نے ایک بیاض اشعار چیدہ و منتخب اساتذہ
سے بہت خوب مرتب کی تھی اسطرح پر کہ مثلاً ایک شعر صائب کا لکھا
اوسکے بعد جو اور اشعار صائب کے بہم پہونچے اوسکے نیچے لکھا اور فوق
لفظ منہ یا ولہ یا ایضاً شاگردون سے لکھا اور جس شعر کے موزون کرنے
والے کا نام معلوم نہوا اونسے شاگردون سے لا اعلم یا لا یدری لکھہ دیا

ایک مرد بزرگ وہ بیاض اپنے سیر کے لئے لیگئے جب واپس لائے
تو صاحب بیاض نے پوچھا کہ آپ کو کن کن شعرا کے اشعار پسند آئے
جواب دیا کہ سبحان اللہ ایک سے ایک بہتر ہے کسکو ترجیح دیجئے
مگر درحقیقت میاں لاالعلم و میاں لاپدری و میاں منہ و میاں ولّہ
بڑے زبردست شاعر ہیں اور بلی زلی الضاً تو ایسا کہتے ہیں
کہ جواب اوسکا نہیں ہوسکتا ہے جانا چاہئے
اردو میں ٹے ہوز اور تائے ہندی بعد الفاظ ہندی اضافہ کرنے سے
صورت مصدر کی پیدا ہوتی ہے مثلاً اوبہٹ اور زلاہٹ
اور گاہ گاہ واو اور تائے ہندی کے آخر میں لانے سے بھی صورت
پیدا ہوتی ہے مثلاً رکاوٹ اور کھچاوٹ اور الف اور
نون کے بالائے لفظ ہندی کے آنے سے معنی اوسکے نکلتے ہیں مثلاً

انجان بمعنی نادانستہ اور انمول بمعنی بے قیمت اور کبھی فقط حرف نون
کی اول لفظ میں لانیسے وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے مثلاً نڈر و نڈل
اور ہر ایک رنگ کے لئے الفاظ جداگانہ اردو میں مقرر ہیں
مثلاً سفید کے لئے چٹا سرخ کے لئے چہچہاتا سبز کے لئے لہلہاتا
زرد کے لئے ڈہڈہاتا سوا اوسکے خلاف موزون ہونا نہین چاہئے
اور کئی جگہہ کمتی بھی غلط ہے اور ایسے امور واجب الترک ہیں
مثلاً اس مصرعہ مین مصرعہ کشور حسن ہے آباد تو کمتی کیا ہے اور
لفظ عادی کا معنی خوگرفتہ زبان زد عام ہے مگر لغت مین معنی
اوسکے دشمن و پیدا کنندہ کے آئے ہین اور جس چیز کی عادت
ہو جاے اوسکو بھی کہتے ہین یہہ جو عادت کنندہ اور خوگرفتہ کے
محل پر بولتے ہین غلط ہے معتاد کہنا چاہئے اور ایسا ہی یہہ کہ اکثر

حضرات مکرر کو مکرر لکہتے ہین یہہ بہی غلطی ہو جاتی ہے کہ ایسی جگہہ بکرات
ومرات یا اور کوئی لفظ استعمال کرین اور ایزاد کا لفظ جو بمعنی
زیادہ اکثر مستعمل ہوتا ہے یہہ بہی ازروے لغت غلط ہے زیاد وزیادہ وغیرہ
صحیح ہی اور الف لام کا الفاظ ہندی و فارسی پر لانا مثلاً الخوب
والسب الفرسودہ والفوق الجہرکی وغیرہ اور ازروالوارث لکہنا محض غلط ہے
اور ایسی الفاظ سے بہی اجتناب کرنے ہے مثلاً ملبب و مرغن و مدبغ
وغیرہ الک اور روشنائی بجاے مداد بہی غلط ہے جاننا چاہیے کہ سیاہی
ومداد بجاے روشنائی مستعمل ہو اور لفظ تعنیانی بہی غلط ہے بجاے
اوسکے متعین کہنا چاہیے اور لفظ آسامی کہ جمع اسم کی ہے بجاے مفرد
غلط ہی مثلاً ایسا کہنا نہین چاہیے کہ فلان شخص کو بیس روپیہ کی آسامی
ہوئی یا فلان آسامی روپیہ نہین دیتے اور ایسا ہی حال لفظ طمانیت کا

کہ اکثر لوگ نون آخر کو ترک کر کے ایک ہی نون کے ساتھہ اس لفظ کو بھی لکھتے
ہین اور معتوب اگرچہ از روی صیغہ صحیح ہو مگر استعمال اہل عرب مین نہین
ہی پس اس مقام پر معاتب اگر مستعمل ہو تو اولی ہے اور یہی
حال لفظ خرادہ مستعملہ عرشیہ گویان کا ہی کہ لغت مین نظر مولف سے نہین گذرا
اور جو لوگ کہ جو کی ساتھہ لفظ وُو کا قافیہ کرتے ہین یہہ بھی نہین چاہئے
اسلیئے کہ وہ کے آخر مین ہا ہوز ہی جو کا قافیہ کیونکر ہو سکتا ہی اور
زبان ہا و ظلمات کی بفتح اول فوقانی ہی بعض شعرا نے خلاف حرکت
اسکون کے مستعمل کیا ہی اور ایسا ہی حال ہی تشدید غلو و لغو کا کہ اکثر
تخفیف ہی موزون کرتے ہین بہت بعید ہی اور ہموار راہ یہہ ہی کہ خلاف
ان الفاظ کا استعمال نہو اگر ہی یا او بمقدار تصرف جتنا اہل زبان
نے کیا ہین کیا چاہیے اور چند الفاظ عہد دولت سلاطین وغیرہ مثل

غازی الدین حیدر شاہ بادشاہ اودہ جاری ہوگئے بہت خوش معنی
ہین سبب اونکو استعمال کیا ازانجملہ ہین بالائی بجای ملائی اظہار بجای ابراز
اور پیش انداز بجای زیر انداز و زنگترہ بجای سنگترہ وغیر ذالک اور طرفہ
اسمای تذکیر و تانیث کا یہہ خوب ہے کہ اسمای ذوی العقول ہین ضمہ حرف
ماقبل واو آخر کا اگر معروف ہو تو غالبًا باستثنای شیخ سدو وہ نام
مذکر ہی کا ہوگا مثلًا ممدوا کوا اگر ضمہ حرف ماقبل واو آخر کا مجہول ہو
تو غالبًا وہ باستثنای چہارو نام اناث ہی کا ہوگا مثلًا مسوا اور زنگاکی
لوگون کی اور بعض ساکنان قصبات کے نام عجیب و غریب ہین مثلًا
اسمای مذکور خاکپای امام باڑہ گل گلدستان حسن غنچہ رستان
حسین بعید بالدین حقیق الدین آفتاب الدین شیخ بہمیری ربیع
الاول محمد باڑی اور ایک مرد بزرگ کا نام تہا گل زباغ علی ہے

سجع اونکی نام کا نگینہ پر کھدا ہوا تھا غنچۂ شگفتۂ گل ز باغِ علی ٭
از نسیمِ عنایتِ ازلی ٭ اسمائے اناث یا یہ بڑی بی بی آسیہ
ادو این کھٹولی بی بی ہاجرہ اور خاص عورات کی استعمال کے الفاظ بہت سے
ہین مثلاً ہلال کو اوپر والا اور شکر وقت حکیم کو چھپری والا کہنا اور
سانپ کو رسی اور ماموں اور چیچک کلی کو تہتکاری اور حیضہ کو
ہتکارا بولنا و نوج و نگوڑا و بلالون اور واری و در گور
وچنی ووو ہجار وغیرہ مگر اسطرف اعتنا نکیا گیا اور جو لوگ کہ سکنجبین
اور سنج اور سخص اور کسافت اور تناسی اور پورنمانسی مین شین معجمہ
لاتے ہین اور کاغذ اور کبوتر مین قاف قرشت کو دخل دیتے ہین
اور کچ مجاز اور زنجیر کو جنجیر لکہتے ہین وہ خارج المبحث ہین اور
الفاظ محض زبان زد وہ نقاشان اصطلاح شعر بڑی کہ بیداگ

شمار حشرات الارض مین ہین اعتنا نہین کیا گیا اور وہ بہت ہین
مثلاً یہہ فقرہ دو دی پوریین اٹہین کو کلیو یعنی دو دو پوریان اور
ہرن کا قلیہ اور یہہ کلیہ ہی کہ یہہ لوگ رے قرشت جو درمیان
لفظ کی واقع ہوا اوسکو تلفظ مین ظاہر نہین کرتے اور جو الف آخر
لفظ مین ہوا اوسکو آوے کے ساتھہ بدل دیتے ہین مثلاً ہرن کو ہِن
اور مرچ کو مِچ اور آیا کو آوا اور گیا کو گوا بولتے ہین اور بہانے کو منانا
کہتے ہین اور ڈال دینگے کو پھیر دینا اور روشنی کو چاندنا کہتے ہین
اور بعض اشخاص دو دو بہر الفاظ بولتے ہین مثلاً روٹی ووٹی حقہ وقہ
اور اسکو ازدواج کلام کہتے ہین ظاہرا لاؤ تبرک کرنیکے ہین مگر جہٹ جہار اور
جہیر پہاڑ دہڑک ٹوک اور لین دین اور بہول چوک اور تاک جہانک ایسے
الفاظ کے استعمال کا مضایقہ نہین اور بہت سے ایسے ہی الفاظ ہین کہ

اور ترک حروف روابط اور اختلاف تذکیر و تانیث
اور وقوع ایطا یہہ سب انکے کلام مین بکثرت ہو جو دہین
مختصر لکھا جاتا ہے مثلاً لفظ دیوانہ باشباع کسرۂ معروف
حرف اول اوسکا بکسرۂ مجہول موزون ہونا جیسا
کہ اس شعر مین تقی میر کے ہے

راہ پیاسا تہا سیر لوہو کا	ہون دِوانہ سرسگ کوکا

اس شعر سے مثال تین امور مروجہ سابق اور متروکہ
حال کی پیدا ہوتی ہے ایک تو حذف الف تہا کا
دوسرے لہو کا لوہو تیسرے دیوانہ کا دِوانا موزون
ہونا ازانجملہ ہے لفظ نشتر کا کہ شین قرشت
ساکن ہے اوسکا متحرک استعمال مین آنا جیسا کہ اس

زبان زد عوام ہین بلکہ خواص بہی بول جاتے ہین بعض اولمین سے
احتیاطا واجب الترک جانکر لکھ جاتے ہین اہانت بجاے اہانت الہم علم الکل بحو
اِلّٰی تَلٰی انک وہمک السبحہ بھر بھر یا بلالا محتشر ہگیہ پچی طرف بیہ
بجای پانون بکر بید بجاے تعمر عید بجائی نوبی جمیرات بجایہ پنجشنبہ
جگھہ چادر جہوٹہ موٹ وہین ہوکر ڈہینگ مارنا زود حکیر سننت منیت
سون بجاے مشت جسم سطر بلا شمر البور شبی رات عوینت فی البو بجا الص گیر
للوبو تشسم لشتم تشبیر موومہ مشت ہمار کیان عرعرا گئے گر گئی
ولی طرف بے۔ آپہر نامحروم تب لیلة القدر کی رات آب ار حیات کا پانی شوقین
بجاے شایق بعض اشخاص اسطرح بول جاتے ہین کہ بد پر جود آگیا اور
میہر پر جو دجوتی ہین لگ گئی ور بیوا پر جو دمیت سے اور ہتید بر ابر ہسے زیادہ متعدد
بزاوال تو گالی کا مفہوم ، دوسرے عہد دو ی القعول اور غیرہ ی سروح

اور غیر مبہم کے لئے محض مہمل ہیں تیسرے بقول صاحب بیت میں ایسی
بد شناعت بیالااصات ۔ کہ زر قلب کس دہی باز دہد و شناس گہر
کی لائق ترک کرنیکے ہے ساکنان قصبات جو اردو لکھتے ہیں بجائے ان کی جگہ
وہ بکثرت ہیں ۔ اسلئے مختصر اردو ایک کلمہ لکھا جاتا ہے مثلاً الفاظ اکثر مبتدی عمل
کو مکسور الاول لکھتے ہیں یعنی سرا کو سرا اور ٹھو کو ٹھوا اور کسی چیز کے گم ہونیکو جانا
اور ظروف کے مقام پر اوہ ظروف وغیرہ ذالک اور خاص ساکنان لکھنؤ اکثر الفاظ
مثلاً صبا یعنی جانبداری وحیرہ یا بمعنی مشابہت لیتے ہیں حالانکہ ان لفظوں کی معنی
معلوم نہیں تلے چراغ تلے اندھیرا اسی کو کہتے ہیں اور ایسی نسبت الفاظ
سے بچتے ہیں کہاں ہوا احتراز لازم ہی مثلاً یہہ شعر شعر یہہ آرزو ہی کہ جو جیتے ہیں ترے
گرد ملک کو کوئی شکل ان رنگ نذار یہ بار ۔ اگرچہ مصرعہ اول کے آخر میں لفظ گردن واقع ہی
اور یہی واقعہ صحابہ کی ہوں الفینا گرچہ ایسی بیخودی ہو کہ غش سا آگیا ۔ وہ شعر [illegible]

گھر جو آکے چلا گیا پادشاہی احتیاط یہ ہے کہ ایسے چھند ادا ہوں اور اونکے مشتقات
سے وقت تکلم موزونی بہت احتیاط کیجئے مثلاً باندھنا جھڑنا لگنا چلانا مارنا والنا وغیرہ
ایسی الفاظ مثلاً مالی و ماہی وغیرہ اور جہانتک ممکن ہو نیدش میں لغات غیر
صرف نہ ہوں تب تک ہندی لفظ فصیح جم سکتے تب تک عربی و فارسی کا موزوں کرنا کچھ
لطف نہیں ہے اور ایک طرز اختیار کرنے چاہئے عاشقانہ یا عارفانہ یا تمثالی یا استعارہ
یا جو کچھ مراد ہو سی راہ پر چلنا خوب ہوتا ہے کبھی کوئی طور اور کبھی کوئی طور اختیار کرنا
طبیعت کو خراب کرتا ہے اور یہ جو حرف ہے جیسے ہو دشمن ہیں ایک تولین اور
دو شعر تا ہوں کہ یہ اکثر وقت موزونی دھوکا دیکر وزن سے خارج ہوکر شاعر کو
ذلیل کرتے ہیں بڑے بڑے استاد نے دھوکا کھایا ہے چنانچہ ظہوری ترشیزی
اس حرف نے دغا کی ہے ظہوری بساقی آیا قوت راہ کہ سارا
عقل فرقت دلہ ظاہر کہ سقوط عین مصرعہ میں ہوگیا لیکن

ان دونون سے احتیاط کرنی چاہئے چاہا ہے کہ زیادہ ایک
قرن سے عرصہ گذرا ہوگا کہ خاکسار جس جس شہر مین رہا ہمیشہ بزم سخن جوانی
غریب ہوتی رہی کچھ ایک یہہ ہی نہین کے بعد کہین پندرہ دن کے بعد بلکہ قصبات
ایام مین بھی یہہ مشغلہ ترک نہوا ضلع فرخ آباد مین جو قریب چودہ برس گذری
ہین تو ہمیشہ یہہ مشغلہ بمقام فتح گڈھ چھاؤنی جاری رہا غدر سے پہلے کئی برس مشاعرہ ہوتا رہا
اور بعد غدر کے بھی سات آٹھ برس سے کہ برابر ہر مہینے کی نوچندی اتوار کو بزم سخن جوانی
غریب خانہ مین آراستہ ہوتی ہے اکثر حضرات شعرا اور میو کی جو اس فن سے علاقہ
رکھتے ہین فقیر اکثر سامعین ساتھ شریک ہوتے ہین ظہر سے مغرب تک غزلخوانی ہوتی ہے
عجب لطف ہوتا ہے قابل دیکھنے اور سننے کی اکثر حضرات دہلی اور لکھنؤ جو تشریف لائے
ہوئے تو محظوظ ہو کر مداح لطف صحبت کے ہوئی امید ہے کہ حق تعالی بنجاوری مدت تک
اور ہمیشہ یہہ طریقہ جاری رہے ناظرین حضرات آگاہ رہین جو آخر سنہ ١٢٨١ ہجری تک شریک صحبت ہوئے

ہمین یادگار اور اشتہار کے لئے اس کتاب کے آخر مین ایک ضمیمہ بنانا مناسب معلوم ہوا

فہرست اسماء اون شعرا کی جو شریک مشاعرہ ضمیمہ ہوئے ہین

جو حضرات کہ مولف سے متشورہ سخن کرتے ہین — [illegible]

دیگر حضرات عالی درجات کہ اکثر اونمین تلامذہ منشی اسمعیل حسین صاحب منیر کے ہین

سید قادر بخش صاحب الشنیاسی — قادر تخلص

سید محمد حسین صاحب نائب تحویلدار دفتر — شائق تخلص

نواب احمد علی خان صاحب — رضوان تخلص

مولوی سید محمد حیدر صاحب — حیدر تخلص

سید دیدار علی صاحب — دیدار تخلص

سید کرار حسین صاحب — کرار تخلص

منشی سید فرزند حیدر صاحب — صفدر تخلص

سید ابرار حیدر صاحب — شباب تخلص

سید مشہود علی صاحب — ثمر تخلص

سید امراؤ علی صاحب — اظہر تخلص

سید ابن حسین صاحب — غضنفر تخلص

لالہ مادھو رام صاحب — جوہر تخلص

سید غلام پنجتن صاحب — شوق تخلص

مولوی امیر علی صاحب — امیر تخلص

حافظ بہادر علی صاحب — متین تخلص

غلام محمد خان صاحب — خبیر تخلص

طالب علی خان صاحب — طالب تخلص

شیخ عبد اللہ صاحب — فوق تخلص

پنڈت سورج پرشاد صاحب حضور تحصیلدار — [illegible] تخلص

شیخ طاہر علی صاحب — طاہر تخلص

حکیم محمد حسین صاحب — حکیم تخلص

شیخ قادر بخش صاحب — قاضی تخلص

شیخ سخاوت حسین صاحب سخاوت تخلص	منشی افضل حسین صاحب تحصیلدار شاد تخلص	منشی کنہیا لعل صاحب سررشتہ دار کلکٹری ضبط تخلص	منشی بختاور سنگہ صاحب سررشتہ دار فوجداری فائز تخلص
شیخ لیاقت حسین صاحب لیاقت تخلص	شیخ امام علی صاحب عنایت تخلص	سید امام علی صاحب شرف تخلص	محمود علیخانصاحب [illegible] شفیق تخلص
شیخ حمید الله صاحب حامد تخلص	میاں طالب حسین صاحب ذاکر تخلص	منشی دیبی پرشاد صاحب تسلیم تخلص	ثناء الله خان [illegible] ثنا تخلص
میاں [illegible] حسین صاحب فدا تخلص	وزیر خانصاحب وزیر تخلص	لالہ اجودھیا پرشاد صاحب نشاط تخلص	لالہ نند لال صاحب حقیر تخلص
فتح علیخانصاحب فتح تخلص	شیخ فرزند حسن صاحب حسن تخلص	امداد علیخانصاحب سرورش تخلص	شیخ خدا بخش صاحب محزون تخلص
منشی جوالا پرشاد صاحب [illegible] [illegible] تخلص	منشی جمعیت الله صاحب نایب سررشتہ دار [illegible] تخلص	سید حمید الله صاحب مدید تخلص	لالہ [illegible] پرشاد صاحب مضطر تخلص
[illegible] صاحب [illegible] تخلص	[illegible] صاحب زار تخلص	لالہ کشور پرشاد صاحب سعید تخلص	غلام علی شاہ صاحب عشق تخلص
لالہ [illegible] لال [illegible]	لالہ [illegible] صاحب [illegible] تخلص	لالہ گوبند [illegible] صاحب [illegible] تخلص	لالہ [illegible] پرشاد صاحب [illegible] تخلص

لالہ رگھبر دیال صاحب	لالہ نبیک رام صاحب	میر محمد علی صاحب	سید ابراہیم علی صاحب
مفتون تخلص	سرور تخلص	تخلص	خطیر تخلص
مصطفیٰ خان صاحب	سید زبیر علی صاحب		
لایق تخلص	عاجز تخلص		

پوشیدہ نرہے صاحبان طبع موزون پر کہ اس شہر میں ہین مگر چونکہ ہر وقت فکر سخن کو ہوتی ہی اور جابجا شہر میں مشاعرے ہوتے ہین اسلیئے ذکر انکا اس تذکرہ مین نہین لکھا گیا اور بعض ایسے ہین کہ جنہون نے یہہ مشغلہ ترک کیا اور بعضی مرفوع القلم ہین الحمد للہ کہ یہہ رسالہ ختم ہوا لیکن چونکہ یہہ بحر ناپیدا کنار ہے اگر کچہہ اصول اور قواعد اور کلیہ لکہنے سے رہ گئے ہون تو عجب نہین ہے سبب اوسکا ایک تو جلدی کی دوسرے استعداد کمی اور دوسرے جلدی شائقین کی لہذا امید ہی کہ ناظرین باتمکین معاف اور

معذور رکہین انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا حصہ بہی طبع ہوگا

چند قطعات تاریخ کی جو چند شعرائے نسبت اختتام و انطباع اس کتاب کے موزون کیے

قطعہ تاریخ از فکر عالی رئیس اعظم قصبہ … مسلم الاولاد … راجہ صاحب متخلص بہ جوہر …

شاگرد رشید منشی … صاحب متخلص بہ منیر قطعہ تاریخ

محو ہوں دیکھ کر یہ نادر	جو منیر نے کہی یہ اوس کی تاریخ

قطعہ تاریخ از فکر … متخلص بہ تسلیم شاگرد … قطعہ

نادر خوش … بار و زبان	خامہ تسلیم رقم کر رسالہ

قطعہ تاریخ از فکر … فرماد لی مرزا حاتم علی بیگ صاحب متخلص بہ مہر قطعہ

کہ بود … در	گفتم ای مہر … تاریخ

قطعہ تاریخ از فکر … صاحب متخلص بہ قاضی قطعہ

ہر شخص کو … پسند …	قاضی نے یہ لکھا سال تصنیف

تالیف … رسالہ
… [illegible]
داد … طبع کتاب …
طبع … نسخہ …
١٢٨٠
تصنیف نادر …
زہی ضبط قواعد …
١٢٨٠
مجموعہ … قواعد …
خوبی … رسالہ
١٢٨٦

نہ یہ

شعر سے ثابت ہے میر

کھلا نشے مین جو پگڑی کا پیچ اوسکے	سمند ناز پر اور ایک تازیانہ ہوا

ازانجملہ ہی اختلاف تذکیر و تانیث جیسا کہ اس شعر سے واضح ہوتا ہے

میر خلق یکجا ہوئی کنارے پر	حشر برپا ہوئی کنارے پر

یہہ شعر مثنوی مشہورہ میر کا ہے کہ حشر کو برخلاف جمہور مونث موزون کیا ہی اور اگر حشر کو مذکر پڑہیے تو تذکیر خلق کی لازم آتی ہے کہ وہ صاف وصریح مونث ہی ازانجملہ ہی اختلاف لغت الفاظ عربی مین جیسا کہ اس مصرعہ سے واضح ہوتا ہے مصرعہ بنتی کا دل الول بند ایک قرضدار تہا ۔ یہہ مصرعہ ہجو بقال کا داخل کلیات سودا ہی دوال بند تو سیاہی کو کہتے

ہین مگر اضافہ یای حطی کا خیال مین نہین آتا اور
فرض ساکن الاوسط ہی متحرک ہونا اوسکا امر عجیب ہے ایضاً
ذات پر اوسکی مبرہن کنہ عز و جل * یہہ مصرعہ قصیدہ
مشہورہ سودا کا ہے کہ کنہ ساکن الاوسط کو متحرک الاوسط
موزون کیا ہی ازانجملہ ہے مشدد ہونا لفظ
غیور کا کہ مخفف ہی یعنی یاے حطی مشدد نہین
ہے چنانچہ اس شعر سے ظاہر ہی حسن

اگرچہ وہ بیکیر و غیور ہے	ولی پرورش اسکی منظور ہے

ازانجملہ ہے مضاف و مضاف الیہ ہونا لفظے
عربی و ہندی کا کہ ناجائز محض ہے جراءت

[illegible] داغ نہ مہسہ کی ہی سن بہار گاہ گاہی	لیکہ ہی ہون عشق یا الیاس [illegible]

ظاہر ہی کہ لباس عربی ہے اور پہلکاری ہندی
کیونکہ یہہ ترکیب درست ہوسکتی ہی از انجملہ ہی
ترک ہونا حرف رابطہ کا جیسا کہ اس مصرع
سے پایا جاتا ہے مصحفی خوب رو یا مین اپنے گھر گیو جو
ظاہر ہے کہ بعد لفظ دیکھہ کے لفظ کر کا ہونا
ضرور تھا کہ رہ گیا از انجملہ ہے ترک کرنا
لفظ نے کا بعد لفظ ہم یا مین کے جیسا کہ اس شعر
سے پیدا ہے میر

کہا تھا مین نہ دیکھو غیر کی اور	تو لو تمنی آنکھہ مجھہ سی ہی چھپالی

واضح ہو کہ اس شعر سے مثال تین امور مستعملہ قدیم
اور متروکہ حال کی حاصل ہوتی ہے ایک تو

ترک ہونا ئے کا بعد لفظ ہم یا مین کے دوسرے

موزون ہونا لفظ اور کا بجاے طرف تیسرے

تعقید لفظی یعنی چاہیے تہا کہ آنکھ مجھسے چھپائی ہے

ہوتا از انجملہ ہے موزون ہونا ہم

پاس یا مج پاس کا بجاے ہمارے پاس ور میرے

پاس کے جیسا کہ اس شعر سے ثابت ہوتا ہے میر

گر تم ولے جہان ہی چاہیے پاس رکہنا ہے	ہیں تنوں کا ملنا چاہیے ہم تمکو بھی پاس

اس شعر سے مثال دو امور مستعملہ سابق ہا ور متروکہ

حال کی حاصل ہوتی ہے ایک تو ہم پاس

بجاے ہمارے پاس دوسرے چاہیے

کی بجاے چاہیے تہا ہی سکے از انجملہ فی

کہ سابق کے شعرا خصوصاً مرثیہ گو ایک شعر مین دو
طرح کے خطاب ایک مخاطب کے لئے موزون
کرتے تھے مثلاً ایک مصرعہ مین تم اور دوسرے
مین آپ اب یہہ امر متروک ہی چنانچہ مرثیہ دبیر جسکا
مصرعہ اول یہہ ہے مصرعہ عاشورہ کو جب
گرم ہوا موت کا بازار ۔ شاید اس بیان کا ہی دبیر

اکبر نے کہا صبر کرو ای شہ عالم	ہم آپکی آغوش مین مہمان ہین کوئی دم
بنکو تو کچھہ فکر جگر اپنکا نہین غم	افسوس کہ حسرت یہ رہی ہوش سنبھلکے

صاف ظاہر ہی کہ مصرعہ اول مین صبر کرو اور مصرعہ
ثانی مین تم آپکے موزون ہوا ہے چاہئے کہ
جب آپ کا لفظ آیا تو صبر کیجئے موزون ہوتا اور

ایسا ہی حال ہے مصرعہ دوم اور سیوم کا اسلئے کہ ایک مصرعہ مین تم اور ایک مصرعہ مین ہم اپنی نسبت خطاب خلاف روزمرہ ہی ازانجملہ ہے لفظ مت کا بمعنی نفی کہ پیش ازین مروّج تھا اب متروک ہی جیسا کہ اس شعر مین میر

دلسی مت جا کہ حیف اوسکا وقت	جو کوئی اوس مکان سے نکلا

ازانجملہ ہی لفظ جیون کا بمعنی مانند کہ پیشتر ازین مستعمل تھا مگر متروک ہوگیا چنانچہ اس شعر مین میر

انکو روتے روتے ہی جیون شمع جلگیا	گرمی سی مین تو آتش غم کی پگھلگیا

ازانجملہ ہی حروف علت جو آخر الفاظ عربی اور فارسی مین آتے ہین اونکا خوب واضح

جس کے مقابلہ مین معترف بعجز و قصور ہوئے اور درود و سلام
حضرات آیمۂ طاہرین پر ہو جیو کہ کتاب نہج البلاغت اور دیوان
مرتضوی و دیگر قصاید شاہد اونکی فصاحت اور بلاغت کے
ہین **اما بعد** فقیر پرتقصیر خاکسار ذرہ بیمقدار المتمسک بالثقلین
کلب حسین متخلص **بنادر** ابن احترام الدولہ دبیر الملک
میرزا کلب علیخان بہادر ہیبت جنگ حشرہ اللہ تعالی مع السادات والابرار
کہ ادنی خوشہ چینیان خرمن فضل و کمال سخن سنجان ماضی و
حال سے ہی باکمال ہیچمدانی و اقرار ابجد خوانی چند سطور مختصر قلمبند
کرتاہی در باب امور واجب الترک و مستحسن الترک در ذخیرہ الفاظ
و محاورات اردوے زمانہ سابق و حال و بعض دستورات
و قواعد تذکیر و تانیث و اختلاف استعمال ساکنان دیار مغرب

ہونا تلفظ مین چاہیے سنگی کے ساتھہ دیکہ
زبان پر نہ آئین مگر الفاظ ہندی مین خصوصاً
بمقام جمع مضایقہ نہین ہے رشک

ہر رنگ مضمون جو ہمنے باندہے چھپا جوہر نظر سے ہوگئے	لکہی تصویر مین کہلکہلا کے جو رنگ غنچہ دہن

نہر رون اور لاکہو نمین سقوط واو کا ظاہر ہے
از انجملہ ہی لفظ ساتھہ اور ہاتھہ کہ شعرای
سابق خصوص مرثیہ گو بات اور رات
کے قافیہ مین صرف کیا کرتے تھے اور
یہہ ظاہر ہے کہ ہاے مخفی جو کہ ساتھہ اور
ہاتھہ مین ہے وہ بات اور رات کے ساتھ
قافیہ ہونیکے لئے مانع ہی مگر اسکا کچھہ

خیال نہ تہا چنانچہ ایک مرثیہ کہ جسکا مصرعہ اول
یہہ ہی مصرعہ جب سے علم و فوج کا دنیا مین نشان ہے
۱۹ بند مین یہہ چار مصارع ہین دبیر

عباس کے اطاعت سے ہین نہین کہتے ہین بات	فرماؤ تو فرزندونکے پیر مین رکہون ہات
عباس کا اور آپکا اک عمر کا ہی ساتہہ	نصرت کی علامت ہے او نہین فخر و مباہات

ان چارون مصارع سے مثال دو باتونکی حاصل
ہوتی ہے ایک تو ہات تہہ اور بات کا قافیہ
ہونا دوسری لفظ رکہو کا کہ جسمین کاف مشدد
ہی اور مخفف موزون ہوا ہے از انجملہ ہے
لفظ اوپر کا بمعنی بالا کہ پہلے مروج تہا اب متروک
ہی اور صرف پر کو کافی جانتے ہین چنانچہ اس شعر

سے ثابت ہے حسن

لب نازک اوپر وہ مہنال دھر	نکالی تھی پردہ سے دود جگر

اس شعر مثنوی سے مثال تین امور مروجہ سابق اور متروکہ حال کی پیدا ہوتی ہے ایک تو یہہ کہ بجاے پرا وپر موزون ہوا ہے دوسرے مہنال دھر بجاے مہنال دھر کر تیسرے نکالے تھے بجاے نکالتی تھی کے جانا چاہئے کہ جب زمانہ سابق کے شعرا کتابے احتیاطیون مین یہہ حال تہا جسکا شمہ منزلہ یکے از ہزار وانکے از بسیار باختصار اوپر لکھا گیا تو اوس زمانہ کے مرثیہ گو بھی بہت سے افراط و تفریط کو کام فرماتے

سے تھے جیسا کہ مرثیہ مشہورہ مرزا کا یہہ مصرعہ سودا
لے سیل تا بہ دشنہ و برچھی سے تا خنجر ۞ اس مصرعہ
سے مثال دو امروں کی حاصل ہوتی ہے
ایک تو دشنہ کہ فارسی ہی اور برچھی کہ ہندی
ہی دونوں میں واو عاطفہ آیا ہے یہہ نہیں چاہیے
اور دوسرے خنجر کا نون ساکن وہ بطور غنہ آیا ہی
اوسی مرثیہ کا یہہ مصرعہ ایضاً بیٹی چھپی تھی ماں کنے
ماں بیٹی کے کنے ۞ اس مصرعہ سے مثال دو امروں
کی حاصل ہوتی ہے ایک تو یہہ کہ چھپی تھی بجائے
چھپتی تھی کے اور دوسری لفظ کنے بجائے
پاس کے ایک شعر اور ایک مصرعہ

سے کے سلام کا بیت

جب سوں حضرت نبی کیا رحلت	تب سوں ہی چل چلی سلام علیک

اس شعر سے مثال ہین امروں کی حاصل ہوتی ہی ایک تو یہہ کہ سوں بجای سے کے دوسرے کیا رحلت یعنی رحلت موئنث ہی تیسرے چل چلی بجاے چل چلاؤ جب اس طرح کے مراثی اور سلام مشہور ہندوستان ہوئے تو اہل بنگالہ کو بھی حوصلہ مرثیہ گوئی کا پیدا ہوا اور بہت کچھہ کہا ایک مطلع اون میں سے یہ ہی بیت

بھری امام حسن پر جو آہ بکاسان	وہ بچھوکا پھیکا بکا ہی سان

قربان اون حشر اعتقاد روتے والوں کے جو ایسے

کلام سنکر روتے تھے ہمارے اوستاد
صافی نہاد فردوسی زمانہ معنی آفرین یگانہ خاقانی
پایہ انوری سرمایہ نظامی دہر سعدی مرتبت مسیحا
نفس معنی شناس دقیقہ رس نقاد مضامین نو
وکہن روح معنی جان سخن موسس اساس سخنوری
مرصص بنیان نکتہ پروری مہر سپہر فضل وکمال یادگار
اساتذہ ماضی وحال بانی طرز جدید واضع قواعد
مفید مدون دواوین فصاحت متقن قوانین بلاغت
کاشف حقایق فروع واصول واقف دقایق معقول
ومنقول عمدۃ الفصحا قدوۃ البلغا لوذعی المعی علامی فہامی
جناب شیخ امام بخش متخلص بناسخ علیہ الرحمۃ

نے کہ بیاوری طبع وقاد و برسای ذہن نقاد
کسیکے شاگرد نہ تھے اپنے عہد فصاحت مہد مین
ان سب لغویات اور حشویات کو دور کرکے ایسی
صحت محاورات اور صفائی بندش اور شستگی زبان
اور روزمرہ کے پیدا کی کہ سخنوران پایہ بلند اور
دقیقہ رسان ہنرمند نے بدل پسند کیا اور
انگشت قبول کو آنکھون پر رکھا کسیکو اون امور
مین محل گفتگو نہ رہا بلکہ سب نے وہی طور اختیار کیا
اب پچاس ساٹھ برس کے زمانہ مین صفائی سخن بہ از گوہر
آبدار ہوئی اور ہر ایک کو اوسکی پیروی اور تقلید
ملحوظ رہی بعد وفات جناب مغفور چند شخص شاگرد دالان

رشید سے ایسے نامور ہوئے کہ سب نے اونکو مانا اور
اہل کمال سے جانا ازانجملہ جناب سید علی اوسط
صاحب رشک سلمہ اللہ اور خواجہ وزیر مرحوم اور مرزا
محمد رضا برق مغفور اور شیخ امداد حسین مجرکہ ہر ایک
ان میں سخنور یگانہ اور بے مثل زمانہ ہی صاحبان
طبایع اخاذ ہین اور اذہان اونکے نقاد سید علی
اوسط صاحب سلمہ اللہ تعالی بڑے صاحب تدقیق و اہل
استعداد با تحقیق ہین کہ مثل و نظیر اپنا نہین
رکھتے چند قواعد اور اصول و رسوم و اختراع کئے
کہ اکثر قابل قبول و پسند اہل سخن ہین جہت سے لوگ
اور کل پیرو اونکے ہوئے ہین قیود کے ساتھ شعر

موزون کرتے ہین اگرچہ فی الجملہ دشواری
فکر مین ہوتی ہی مگر اسمین شک نہین کہ اونہین
اکثر امور سنیہ مین ہین بعض تو بطور کلیہ اور بعض بطور
اکثریہ تجربہ سے اور غور سے معلوم ہوئے
ہین اونمین سے کچہہ مناسب مقام سمجہہ کر
زینت ان اوراق کی کئے جاتے ہین کہ منجملہ اونکے
اعلان نون از انجملہ ہی کہ جو نون آخر الفاظ
عربی و فارسی مین آتا ہے اگر وہ بے کسی
ترکیب کے ہو تو باعلان موزون کیا جاے جیسا
اس مصرعہ مین ہے طبیب کپڑے اوتار کے
دیا کر سکا نہین * اور جو نون آخر لفظ مین کہ

یا ترکیب ہو اوسکا اعلان موزونیت مین نکیا جاے جیسا کہ اس شعر سے واضح ہوتا ہے رشک

لطیف تنا کیا جو آرام جان نہین	بیچارہ بدن وہ جان جہان نہین

غرض یہہ ہی کہ جسطرح سی الفاظ روزمرہ گفتگو مین بولی جاتے ہین اسیطرح سی موزون بھی ہوا کرین مگر چند الفاظ ایسے بھی ہین کہ جنمین یہہ قاعدہ قایم نہین رہتا مثلاً گران اور خندان اور روان اور دوان اور طپان اور عیان اور نہان وغیرہ ذلک انمین اعلان نہین چاہیے اسلئے کہ روزمرہ گفتگو مین فصحا یہ اعلان نہین بولتے ہین اس سبب اسکا اعلان جائز نہین مگر مخفی نرہے کہ لفظ یا تو

و مشرق یعنی خطۂ لکہنؤ اور اس رسالہ کو اوپر مقدمہ اور پانچ فصل
اور خاتمہ کے مرتب کیا مقدمہ سبب تالیف کتاب مین پہلی فصل امور واجب الترک
و مستحسن الترک محاورات اردوے قدیم و جدید مین دوسری فصل طریق
دریافت تذکیر و تانیث اور بعض قواعد جمع بنانے کے باد یگر قواعد زوائد
مین تیسری فصل اختلاف روزمرہ گفتگوی ساکنان مغرب و مشرق
لکہنؤ مین چوتہی فصل بعض مصطلحات و مرکبات علم صرف مین
پانچوین فصل بعض مصطلحات و مرکبات علم عروض و قوافی مین
خاتمہ بعض فوائد زوائد امور قابل ترک و اختیار محاورات و الفاظ
وغیرہ مین ترتیب دیکر بہ **تلخیص معلی** موسوم کیا کہ سنہ
تالیف اسی نام سے بحساب ابجد حاصل ہوتا ہے اور قطعہ تاریخ تالیف

قطعہ

بفکر مولف موزون ہوا ہے

گو کہ مرکب ہے دونون طرح باعلان و باخفا موزون کیا ہی مگر یہہ شاذ ہی جیسا کہ میر صاحب ہی کی اشعار سے مثال دونونکی حاصل ہوتی ہی مثال اعلان شعر

سسک رہی ہین گئے ناتوانسی باہر	قدم نکال کسی دن مکان سے باہر

مثال غیر اعلان ر شعر

عاشق جہانکو نظر آئی میر سلوہ	ہی لاغری مین بستر سے ناتوان الگ

اور اسی طرح سے جس لفظ مضاف الیہ مین نون غنہ واقع ہو اوسکا اعلان جائز نہین ہے مگر قدما اسمین مضایقہ نکرتے تہے خصوصاً مرثیہ گویون کے کلام مین یہہ بات اکثر پائی جاتی ہے چنانچہ اُسی سے یہ بات ثابت ہے

دبیر صاحب دین محبت شہ دلگیر ہے	سوے حیدر قسم عاشق شبیر ہے

انرا انجملہ ہی حرف دو حرفی ہے کہ کاکہ معنی ہاں الا
اور کبھی معنی لیکن کے آتا ہی اس لفظ میں ظاہر ہونا
جملہ کا ضرور سمجھا گیا ہی مگر یہہ کہ بعض لوگ سلیقے ہمزہ وصل
واقع ہو انرا انجملہ ہی سقوط الف آخر الفاظ
عربی و فارسی و ہندی کا کہ محض ناجائز ہی میر حسن
کا دیوان ایہام سے خالی ہی پہلے اور دوسرے دیوانوں میں جا
بجا یہہ بات پائی جاتی ہے جیسے اس شعر میں السیاہی شفق

کھاتیا میں سحر وصل یار نے	کھا ہی لیا تھا دل تو شب انتظار نے

زبان در فشان جناب منشی احمد حسن صاحب سے کہ تلامذہ ارشد
میر صاحب سے ہیں یہہ قول بھی سنا گیا کہ سقوط الف کا
دو حرفی الفاظ میں مضائقہ نہیں ہی انرا انجملہ ہی

لفظ یان او روان بمعنی اینجا و انجا بحذف ہاے ہوز یہہ بہی متروکات سے ہی جاپ ہے کہ یہان اور وہان ہوز ون ہوا کرے اعلان ہاے ہوز ضروریات سے ہونا چاہیے ایسا ہو جیسا کہ اس شعر مین ہے **میر**

جس سر کو غرور آج ہی یان تاجوری کا	کل اس پہ یہین شور ہی پہر نوحہ گری کا

اس شعر سے مثال دو امر مروجہ سابق اور متروکہ حال کی پیدا ہوتی ہی ایک تو لفظ یان کا ثبوت بحذف ہاے ہوز اور دوسری ثبوت لفظ دو حرفی پہ کا بمعنی بالا مصرعہ ثانی مین بحذف راے قرشت ہی **از انجملہ ہی** لفظ سہ کا بمعنی ساس جب یہہ لفظ ترکیب کے ساتھہ آتی تب تو بکسر اول موزون کیا جاے اسلئے کہ روزمرہ ملز

بالکسر مستعمل ہے چنانچہ ان اشعار سے پایا جاتا ہے
پس بسر غیر مرکب بفتح اول نہیں ہو سکتا چاہئے کہ بالکسر مستعمل ہو

رشک باطن کو ارتباط ہے تو ظاہر کے ساتھ ہے — لطف مزاج لطف عناصر کے ساتھ ہے
ممکن ہی کا بسر نہیں شرکت غیر ہو سکا — غیرت قتل غیر مری کے بسر ساتھ ہے

اور جب یہہ لفظ باترکیب ہو تو چاہئے کہ بفتح اول موزون کیا جاہے جیسا کہ اس شعر مین — رشک

عدو ای حرص تحلیف تکلف — کلاہ باد شاہی درد سر ہے

ازانجملہ ہی لفظ دوسرفی گرگا کہ حروف
شمر ظہری سے بے الف ناجائز کیا گیا ہی اسلئے کہ تکلم
اور فہرہ مین الف کے ساتھ بولا جاتا ہے، بی الف
فارسی مین البتہ مستعمل ہے ازانجملہ ہے

حرف عطف ہندی کا کہ لفظ اور ہی اسمین ظاہر ہونا
واو اور رائے قرشت کا بہت ضرور ہونا چاہئے تا کہ
سامع کو او کا اشتباہ نہو **ازانجملہ ہی**
لانا یاے موحدہ تحتانی کا قبل الفاظ فارسی عربی کی
ناجائز قرار دیا گیا ہی جیسے بوقت صبح یا بہنگام
شام اسلئے کہ یہہ طور فارسی کا ہی تلفظ اور تکلم مین بھی
نہین کوئی بولتا کہ ہم بوقت صبح آئینگے یا بہنگام
شام جائینگے جیسا کہ اس مصرعہ سے پایا جاتا ہی **مصرع**
بہنگام سحر کو ہی پہ تم آؤ ✣ **ازانجملہ ہی**
لفظ عرصہ کا کہ قدماے کے کلام مین بمعنی دیر مستعمل تھا بہ بولتے ہیں
اور در حقیقت بمعنی میدان ہی اب اسکے مقام پر دفعتہ

ہین ازانجملہ ہے قدما کی کلام مین تقاعدہ
فارسی کے یاے تحتانی کو بمقام غیر اضافت صرف
کرتے تھے یہہ بھی اب متروکات سے ہی جیسا کہ اس شعر
سے اہل دہلی کے واضح ہوتا ہی بیت

بوقت ذبح اوس قاتل کی زبان پر تھا یہہ ہے	یہہ ضعیف الله اکبر بولتی ہی جاتی ہے

اردو مین یان پر ہنگام تکلم السیا جاری نہین ہوتا ازانجملہ
ہی لفظ رکھی کا کہ تخفیف کاف کی ناجائز سمجھی گئی
ہے چاہئے کہ کاف مشدد ہو چنانچہ اس مصرعہ
سے مثال تخفیف کی پیدا ہوتی ہے مصرعہ
سرتن سے جدا ہوئے جو قبضہ پہ کہو تا تھا ازانجملہ ہی
لفظ میان کا بمعنی معشوق کہ کلام قدما مین موزون

ہوتا تھا اب متروک ہی جیسا کہ اس شعر مین میر

فقیرانہ آئی صدا کر چلے	میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

ازانجملہ ہے لفظ بل بے کہ یہہ بہی کلام قدما
مین مستعمل تہا اب متروک ہی چنانچہ اس مصرعہ سے
واضح ہے مصرعہ بل بے ترا غرور کہ آتا
نہین ہے ہاتہہ ازانجملہ ہی کہ کلام قدما مین
گاہ گاہ عیب الطا کا بہی قوافی مین آتا تہا خصوصاً
مرثیہ گویون کے کلام مین چنانچہ مرثیہ مشہورہ
ضمیر جسکا مصرعہ اول یہہ ہی مصرعہ میدان مین
آمد آمد قاسم کی دہوم ہی ❖ شاہد اس بیان کا
ہی کہ ایک بند مین شفقتین اور عینین کو قافیہ کیا ہی

پس ایطا ثابت ہے الفاظ ہندی مین بہی ایطا ممکن ہے مثلاً جلانا اور ہنسانا اگر مطلع مین قافیہ ہو تو ظاہر ہے کہ جل اور ہنس اصلی لفظ ہین اور الف و دونون مین علامت متعدی ہونیکی ہے اور ایطا اسیکو کہتے ہین ایسے قوافی مطلع مین مستحسن الترک ہین ازانجملہ ہی تعقید لفظی کہ جسکے سبب سے لطف شعر جاتا رہتا فارسی مین بہی شعرا سے یہہ امر ہوا ہی اور شعرائے اُردو بہی اس سے خالی نہین ہین مثال فارسی کی یہہ ہی بیت نخواہد این چمن از سرو لالہ خالی ماند یکی ہمی رود و دیگرے ہمی آید * دیکہا چاہئے

کہ اول مصرعہ مین نحو ابدا اور آخر مصرعہ مین مانند آیا ہی مثال اردو کی

شعر

جالی کسکی گھر مین تھا یہم اینچا	ڈیتا ہی وہ جو رزق مقرر ہوا خدا

دیکھا چاہئے کہ نشست الفاظ اور ترکیب بندش کسقدر متقدم و موخر واقع ہے فصحای زمانہ حال کا کلام ایسے خرافات سے اکثر مبرا ہی ازانجملہ ہی کہ عیوب قوافی سے احتیاط بہت ضروریات سے ہی شاعر کو چاہئے ایسا نہو جیسا کہ ہجو حکیم مین مرزا سودا نے کرکی قافیہ مین ششتر موزون کیا ہی اور حالانکہ ختن مین ششتر بضم تا ی قرشت آیا ہی

بروزن دُرر اگر تاے قرشت مفتوح ہوتی
تو قافیہ ہوسکتا **ازانجملہ ہی** کہ اگر اشعار
مین شعرا مصرعہ اول اسطرحسے موزون کرتے
ہین کہ جبتک دو ایک لفظ مصرعہ ثانی مین شامل کرکے
نہ پڑہی جائین تب تک مطلب واضح نہین ہوتا
اور یہہ بی لطف محض ہے چاہئے کہ ہر مصرعہ کا
مطلب جداگانہ ہو

ذوق

ہی ترا نقش قدم چشم نمائی کرتا	بند آنکہین کئے جاتا ہی کہ ہر گز تجہہ
جیون حبابِ لبِ جو جامہ سے باہر ہوا سکے	کب صبا آئی ترے کوچے سے ابا ہر ینہ مدہ

ان اشعار سے جو اوپر
لکہا گیا وہ بہی ثابت ہوتا ہی از تعقید کا ثبوت
بہی ہے **ازانجملہ** ہے لفظ تلک

فراہم شد چو این نادر قواعد	تو گوئی آمد در کوزہ دریا
ز ہاتف خواستم تاریخ تالیف	ندا آمد کہ تلخیص معلی

۱۲۸۰ھ

فضل الٰہی سے امیدوار ہوں کہ مقبول طبائع اہل کمال ہو جو حضرات ملاحظہ فرمائیں
حتی الوسع اصلاح کریں اور سہو و خطا پر معترض نہ ہوں کہ بشر کو اس سے چارہ نہیں [illegible]
جہاں جہاں [illegible] ہیں اور عالم عالم تشکر و سپاس ادا کرتے ہیں دولت بہیہ انگلشیہ کو کہ کیسے کیسے
عمدہ عمدہ دستورات رعیت پرور ایجاد کیے کہ اور سلطنتوں میں ہرگز مروج نہیں
از انجملہ یہ ہے کہ تحریر معاملات سرکاری زبان اردو میں ہندوستان میں جاری فرمایا کہ عملہ اعلیٰ
و ادنیٰ و اکابر و اصاغر اپنے اغراض و مطالب کو بخوبی دریافت کریں اور فی الواقع اوس زبان کا جو
تحریر میں آنا چاہئے کیا زبان بادشاہ ہو یا زبان رعایا استعمال میں ہندی زبان کا لطف
زیادہ ہے اگرچہ ایک قدر سرکار کا حصہ گنڈا جسکہ یہ جا بجا کمشنری ۱۸۳۴ ع میں کلکٹر ضلع جاری ہوا
کاموں میں سے پہلے مسٹر [illegible] صاحب بہادر جنت آرامگاہ آنجہانی نے جس میں تحریر اردو کی جاری کی

کہ یہہ بھی میر صاحب کے متروکات سے ہی
اس مقام پر تک بولنا چاہئے ازانجملہ ہی
اگرچہ شعرا بٹھانا اور پہنانا بمعنی نشانیدن و پوشانیدن
استعمال کرتے ہین مگر میر صاحب نے اسکو
ترک کیا ہی اور فرماتے ہین کہ بعد یاے عربی کے
یاے حطی اور لفظ ثانی مین بعد باے فارسی
کے ہاے ہوز کا ہونا ضرور ہی ازانجملہ ہی
قدما کے کلام مین بعض الفاظ کے یاے
آخر کو واو سے بدل جاتا دیکھا گیا مثلا کبھی کو
کبہو اور کسی کو کسو مگر اب یہہ امر بھی متروک
ہو گیا ازانجملہ ہے اگرچہ شعرا آیا ہے

موقوفہ اور ہاے مخفی کو جو آخر الفاظ عربی و فارسی مین واقع ہو الف کے قافیہ مین صرف کرتے ہین مثلاً ایک مصرعہ مین شعلہ اور دوسرے مصرعہ مین دریا چنانچہ اس مطلع سے کہ شیدا کا ہے ظاہر ہے

رشک سوز آتش افشان نے مجھے شعلہ کیا ہے	آنکھ نے میری مجھے ہم گریہ دریا کیا ہے

ہر چند یہہ طریقہ سابق سے اب تک شعرای اردو مین جاری ہے مگر مؤلف اپنے کلام مین اس طرح کے قوافی نہین صرف کرتا اور اس امر مین منفرد ہے اور اسیطرح ہر لفظ کا کہ از روی لغت ساکن الاوسط ہے سب کے کلام مین ساکن الاوسط و متحرک الاوسط موزون ہوتا ہے اور رواج عام ہی مگر یہہ خاکسار

بخلاف جمہور اس لفظ کو اپنے کلام مین صرف ساکن الاوسط
برعایت تلفظ باندھتا ہی کبھی متحرک الاوسط نہین باندھا
اور از انجملہ ہی کہ لفظ زیادہ و پیادہ و
پیالہ و سیاہ و میان مین کہ یہ سب الفاظ فارسی
ہین جو یاے حطی واقع ہوا اوسکو اکثر لوگ خوب
ظاہر کرکے استعمال مین نہین لاتے اور چاہئے
کہ ان الفاظ مین یہ حرف خوب ظاہر ہو اچھا کہا اس مصرعہ
مین میانکی لفظ سی ظاہر ہوتا ہے ارشک کہان رہتی ہی کتنی میان نا پیہ
مگر ہندی الفاظ مین یعنی پیارا اور پیاس کے یاے
تحتانی کو بہت ظاہر کرکے بولنا نہ چاہئے بلکہ
بتخفیف دب کر زبان سے نکلے تو اولی ہی

مثلاً مصرع یار کرتا ہی پیار کی باتین مصرع
پیاس مین مے پلائی ساقی نے ❖ چند الفاظ سہ حرفی
ہندی ایسے ہین کہ مشدد الاوسط اور مخفف الاوسط
اور بعضی مشترک ہین منجملہ اوسکے جو مشدد الاوسط ہین وہ
یہہ ہین مثلاً بکّا اور بچّا اور رکھّا اور چکھّا اگرچہ رکھا کو بعض شعرا
نے مخفف الاوسط صرف کیا ہی مگر کچھہ خوب نہین اور جو
مخفف الاوسط ہین وہ یہہ ہین مثلاً بکا اور تکا اور جو مشترک
ہین وہ یہہ ہین مثلاً لکھّا اور اوٹھّا وغیرہ فلک ان الفاظ کو مشدد
اور مخفف دونون طرح پر استعمال کرتے ہین

فصل دوم

در بیان بعض قواعد تذکیر و تانیث اور طریقہ اوسکے دریافت
کرنیکی جہان تک بغور و تلاش ہم سے ہو سکا اور بعض قواعد

جمع بنائے و با تعلق مہیا جانا چاہیے کہ الفاظ ہندی کی تذکیر اور
تانیث کے لئے کچھ اصول اور قواعد منضبط ہو کے دیکھنے میں
نہیں آئے جناب استاد مغفور سے جو کئی برس مشرف حضوری رکھے
پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ کچھ قواعد منضبط نہیں ہیں جس طرح پر
خواص شعرا اور فصحای اہل شہر کی زبانوں پر جاری ہو ویسا ہی
بولنا چاہئے ناچار جسقدر دریافت ہو سکا باختصار لکھا جاتا ہے
انمیں سے بعض بطور کلیہ اور بعض بطور اکثریہ ہیں اور اسی طرح
بعض الفاظ عربی اور فارسی کی جو اردو میں مستعمل ہیں اونکی
تذکیر و تانیث بھی مختصر لکھی جاتی ہی ازانجملہ ہی کہ جن الفاظ
ہندی کے آخر میں یاے حطی واقع ہو وہ سب تانیث بولی جاتی
ہیں مگر چند الفاظ مستثنی ہیں مثلاً ہاتھی اور گھی اور موتی

ویاہی وہی ہے کہ اگرچہ یائے حطی ان لفظونکی آخر مین ہے مگر مذکر بولے
جاتے ہین جیسا کہ جمہور کے زبانون پر جاری ہے اور افعی اور طوطے
کہ عربی ہین اور بہائے اور جو ان لفظونکا بھی یہی حال ہے یعنے
مذکر ہین اور اسمائے اشخاص اور اسمائے پیشہ وران مثلاً شیخ جلّی مبارک
اور شیخ منگلی اور بڑے اور کاجھی ہین جو یا آخر مین واقع ہے اور جو ارے
اور کہلاڑے وغیرہ مین جو یا حطی ہے ان سب کو بھی مستثنی جاننا چاہیے ❀
از انجملہ لفظ بازار کا کہ یہ لفظ در حقیقت مذکر ہے مگر لکھنؤ کے
لوگ اکثر راجہ کی بازار یعنے تو ہین اور سر بازار ونکو تذکیر استعمال کرتے ہین
سوا اس بازار کے از انجملہ نیتی حال نیاز کا کہ مترادف لفظ نذر کا ہے اسکا
استعمال مونث کی ساتھہ ہے اور یائے حطی کے سبب سے مذکر بولتے ہین مثلاً کہتے ہین
فلانے کی خانقاہ مین نیاز تھا کبھی بعض فصحا اہل شہر کی مقصد

اسکے ہو کہ حسب شرح بالا دونون مقامون پہ دو نون حسب
صرف کیا جاے ازانجملہ ہی کہ گاہ گاہ الفاظ
فارسی کے بعد یای حطی اور الف زیادہ
کرتے ہین کہ تلفظ مین صورت تانیث کی
پیدا ہوتی ہے جیسے کہ لکھنؤ مین مصریکی بغیا او
فرح اباد مین جعفر خانکی باز ار یہا زبان زد خواص و عام ہو اور ساکنان الہ آباد
اکثر باغ کو مونث بولتے ہین مثلاً موہن خانکی باغ ازانجملہ ہی
کہ اکثر الفاظ اور اسماے ہندی کے آخر مین
نون زیادہ کرکے تلفظ تانیث کا پیدا کرتے
ہین جیسے کہ نائی اور نائن اور دھوبی اور دھوبن
وغیر ذلک ازانجملہ ہی لفظ قلم بمعنی خامہ کہ

مذکر ہے مگر اور سب قلمین مونث ہین مثلاً قلم آب
اور قلم بلور اور قلم بالا سے رخسار ہر وجہ لکھنو
جیسا کہ ان مصارع سے مثال بعض کی حاصل
ہوتی ہی رشک اونگلیان ہین بلور کی قلمین
تیر قلمین تمہاری پاینگی اہل قلم کہان
ازانجملہ ہی لفظ آب کہ مذکر ہی مگر آب معنی
کی اور آب تلوار کے مونث ہے ازانجملہ ہی
درمیان دو لفظ ہندی یا ایک ہندی اور ایک
فارسی کی اضافت و عطف کا لانا اور اعلان نون جایز
نہین ہے مگر اسما مین مثلاً مسی و پان چنانچہ
اس مطلع اوستاد سے مثال اوسکی حاصل ہوتی ہی بیت

مسی مالیدہ لب پر رنگ پان ہی	تماشا ہی کہ آتش میں دھوان ہی

از انجملہ ہی در میان دو لفظ متغایر کے جو ایک جملہ مین واقع ہون خبر کی بنا لفظ آخر پر ہوتی ہے جیسے کہ دال خشکا کہایا اور کباب روٹی کہائی از انجملہ ہی کہ جب ایک جملہ مین لفظ اول مذکر اور لفظ آخر مونث ہو تو خبر کی بنا لفظ آخر پر ہوتی ہی

جیسا کہ اس شعر مین ظہیر	غم تمہارے ہجر کی جیسے نہ ہم لوگ جہیل گئے
کیا کہا وہ جلنگی جو تمہارے سر پہ تہی	ظاہر ہی کہ چیز کہ لفظ آخر

جملہ ہی اس مصرعہ مین اوسکو تانیث استعمال کیا ہی اب چند قواعد متفرق تذکیر اور تانیث کی جو کہ الفاظ فارسی مین

زبانون پر جاری ہوتے ہین لکھتا ہون کہ اگر وہ کلیہ
ہون تو اکثریہ ہونے مین شک نہین ہے **ازانجملہ ہی**
کہ جن دو الفاظ فارسی ہین ایک الف لاتے ہین اسکو اہل
اردو تہانیث استعمال کرتے ہین جیسے کہ کشتا کشتی اور وا
روی اور اردو مین اور بہی ایسے حرف ہین کہ درمیان دو لفظ
ایک جنس کے آتے ہین اور وہ یہہ ہین ا و ب و ن و
کا و کی مثلا دوڑا دوڑ رو بہ رو دن بدن و کچہہ نکچہہ و کہیت کا
کہیت و راتکی رات **ازانجملہ ہی** جن الفاظ مین آخر
کو شین قرشت واقع ہو وہ سب اردو مین تہانیث کو لیے
جاتے ہین مثلا سفارش اور خواہش اور نوازش اور نگارش
وغیرہ لیکن باستثنای خلش اگرچہ لفظ خلش اسی قاعدے کے موافق ہو

بعد اوسکی بتدریج جملہ اضلاع مین رواج ہو گیا مگر افسوس کہ جس طرح کچہری مین تجویز
عبارتین لکھی جاتی ہین وہ اکثر قواعد اردو کے خلاف اور محض غیر فصیح اور عکس محاورہ
زبان اردو ہوتی ہین اور درصورتیکہ سپاہیان اور عوام اجلاف دہقانیان کی ہی بہتر بلکہ
تانیث مین اکثر غلطی ہوتی ہے اور باوجود اسکے اسقدر الفاظ عربی فارسی کثرت سے
ہوتی ہین کہ سائلان دیہات سمجہ نہین سکتے اتبک کوئی کتاب بانضباط
قواعد مفید ایسی نہین لکھی گئی کہ اوس سے اہل تحریر کو ہدایت ہو اور اغلاط برطرف ہون
اور اس کار جدید کی آیندہ ترقیات و طالب علمان کو ہو سکے خاکسار نے اس رسالہ مختصر
کو مرتب کیا ہے اور ارادہ یہ کہ اگر اردو فصیح کا رواج منظور ہو تو اس رسالہ پر عملدرآمد ہو
اور اگر تفہیم بعض کاشتکاران وغیرہ کا ہو تو ہماری دوسری کتاب اوسکی آئینہ ہے
موسومہ بہ سرب لامہ ہے کہ جسمین ایک لفظ بھی عربی او فارسی کا نہین ہے زبان ہے جو
اہل دیہات مین مستعمل ہے اور امید قوی رکھتا ہون کہ جب یہہ رسالہ بنظر کیمیا اثر

مونث ہی مگر متقدمین مین بعض نے اور متاخرین مین آتش
نے مذکر موزون کیا ہی اور یہ غالب ہے کہ شین قرشت جن الفاظ
کے آخر مین واقع ہو علی الاکثر مونث ہون مگر باستثنای
جوش و ہوش و خروش و خاموش و گوش و دوش و
مرزنجوش و آغوش و غیر ذلک اور پوش جہان جہان واقع
ہوگا وہ سب بہی مذکر ہون گے مثلاً خوان پوش و پلنگ پوش
و بالاپوش و غیرہ باستثنای پاپوش از انجملہ ہی جن
الفاظ مین آخر کو گاہ کا لفظ واقع ہو وہ سب بتانیث بہی
مستعمل ہوتے ہین مثلاً خوابگاہ و آرامگاہ و نشستگاہ
اور شکارگاہ و غیر ذلک از انجملہ ہی جن الفاظ
کے آخر مین لفظ زار کا واقع ہو وہ سب بتذکیر مستعمل ہوتے

ہین مثلاً گلزار و سبزہ زار اور ریگ زار و شورہ زار وغیرہ
ذلک ازانجملہ ہی جن الفاظ کے آخر مین لفظ ستان
کا آپڑے وہ سب تذکیر ہو جاتے ہین چنانچہ اس مصرعہ سے
مثال اوسکی پیدا ہے مصرعہ دکھلائے داغ دل نے
گلستان نئے نئے ازانجملہ ہی جن الفاظ کے
آخر مین لفظ گیر کا آتا ہے وہ تذکیر و تانیث مین لفظ
ما قبل اپنے کا تابع ہوتا ہی اگر لفظ ما قبل مذکر
تو مذکر اور اگر مونث ہو تو مونث استعمال مین آتا ہی
مثال مذکر گلگیر و خوگیر اور مثال مونث جہانگیر اور زمین گیر کے
ازانجملہ ہی جن الفاظ فارسی یا عربی کے
بعد لفظ دان کا شامل ہوتا ہے اسم اسی کے لفظ ماقبل

مذکر ہو یا مونث ہندی ہو یا فارسی وہ سب مذکر
مستعمل ہوتے ہین مثلاً خاصدان عطردان وشمعدان
اور گلوری دان وغیر ذلک ازانجملہ ہی کہ بہت سے
الفاظ ہندی کے آخر مین یا یے حطی لاتے ہین کہ اوسی مراد حاصل
بالمصدر کے حاصل ہوتے ہی مثلاً کہٹائی اور مٹہائی اور
بڑائی اور چہوٹائی وغیر ذلک ازانجملہ ہی جن
الفاظ فارسی کے بعد لفظ بند ہو وہ اکثر مذکر بولے
جاتے ہین مثلاً ازاربند وزیربند وغیر ذلک
ازانجملہ ہی لفظ دار کا جن کے نام کے آخر مین
ہو وہ سب مذکر ہین مثلاً جماعہ دار وطبل دار وآبدار
وتنبیہ دار وغیرہ ازانجملہ ہی سپارے سوا ای

زہرہ و نبات النعش و مشتری کہ مونث ہین
باقی سب مذکر ہین بلکہ بعضی ثوابت بہی مثل قطب
و سہیل و سہا و کیوان و برجیس وغیر ذلک
ازانجملہ ہی کہ شہور عربیہ سوای ربیع الثانی
اور جمادی الثانی کے سب مذکر ہین ازانجملہ
ہے اسمای بلاد و قصبات جنکی ترکیب آباد
اور گڑہ اور پور اور گڈہ وغیرہ کے ساتہہ ہے
وہ مذکر ہین اور جن مین یای تحتانی آخر کو
ہے وہ سب مونث بولے جاتے ہین ازانجملہ
ہے حروف تہجی جن مین یای حطی
تلفظ مین ظاہر ہو وہ مونث ہین اور باقی سب

مذکر ہین الاّ جیم اور میم کو مونث بولنا چاہئے
از انجملہ ہے جو الفاظ فارسی سہ حرفی
سے زیادہ ہون وہ سب مذکر ہین مثلاً استخوان
وارمغان و باران و پیکان و پایان وغیرہ لک
اور بعض ایسے الفاظ مونث بہی ہین مثلاً افشان
و زعفران و داستان و ریسمان و گاوزبان اور
بعض جگہہ بحالت ترکیب ایسا بہی ہوتا ہی کہ ہرچند
دونون لفظ مذکر ہون مگر دونون ملکر مونث
بولی جاتی ہین مثلاً شیرمال و شیر برنج کہ یہ دونون
لفظ مذکر سے مرکب ہین مگر دونون کو مونث
بولتے ہین از انجملہ ہے کہ اکثر اختلاف

واقع ہی درمیان تذکیر و تانیث لغات عربی اور ہندی کے
پس موافقت یکدیگر کی ضرورت نہین ہے مثلاً شمس
عربی مین مونث ہی اردو مین اوسکو مذکر استعمال کرتے
ہین علی الاکثر اور ایسا ہی حال ہے اور بعض کا رعایت مطابقت
کے لازم نہین ہے ازانجملہ ہی جتنے اسم ظرف
ہین وہ سب مذکر ہین مثلاً مطلب و مقصد و مرقد و غیر ذالک
لیکن مجلس و محفل و مسجد و مسند و مشعل و منزل مونث
ہین ازانجملہ ہے الفاظ ہموزن محراب و مضراب
و معراج ہی مونث ہین ازانجملہ ہی کہ جنکے آخر مین
ہ ہو وہ سب مذکر ہین ازانجملہ ہی جن مصادر کے
آخر مین ے ہو وہ اکثر مذکر ہین مثلاً اندیشہ

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

واندازه و عمامه و فاقه و جلوه و سجا اور الپیا ہی حال ہے
تذکرہ اور تجربہ وغیرہ کا کہ یہہ سب بہی مذکر ہین اور صفا
کے وزن کا بہی یہی حال ہے ازانجملہ ہی جو مصادر
عشق و آتش اور بیان و حساب و سوال و جلوس
اور خلوا و عرفان وغیرہ وزن سے ہین اکثر مذکر ہین
باستثنای بعض الفاظ اور جو مصادر فعا اور صفا کی وزن پر ہین
اکثر مونث ہین اور ترقی اور تسلی و دیگر الفاظ ہم وزن انکے بہی
مونث ہین ازانجملہ ہی کبہی کبہی اصلی لفظ کے بعد الف اور
واو زیادہ کرتے ہین مثلاً اوجہاو اور انگاو وغیرہ ذلک اور
کبہی واو کی بعد ایک الف اور زیادہ کرتے ہین مثلاً اوجہاوا اور
انگاوا وغیرہ ازانجملہ ہی کبہی اصلی لفظ کے بعد الف اور نون

لاتے ہین مثلاً لگان اور ملان اور ملہان اور چھڑان وغیرہ
ذلک ازانجملہ ہی کہ کبھی اصلی لفظ کے بعد سین مہملہ زیادہ کرتے
ہین مثلاً ٹھساٹھس کٹھاکٹھ وغیرہ ذلک ازانجملہ ہی کبھی تائے
قرشت اصلی لفظ کے بعد لاتے ہین مثلاً چاہتا اور ٹہہتا ازانجملہ
ہی کبھی اصلی لفظ کے بعد یائے تحتانی زیادہ کرتے ہین مثلاً بوڑہیا
اور ٹکسیا وغیرہ ذلک اور بہت قاعدے عربی اور فارسی لفظونکے
ساتھہ بھی مستعمل ہوتا ہے لیکن چند قواعد تذکیر اور تانیث
کے مخصوص الفاظ عربی مین لکھے جاتے ہین یعنی روزمرہ اردو مین
جب وہ الفاظ آتے ہین تو کیونکر انکا استعمال ہونا چاہئے
کہ ابواب اور ان ابحاث کے مطابق تھے مصادر ہین وہ سب بتذکیر مستعمل
ہوتے ہین باب افعال مثلاً اکرام و احرام وغیرہ باستثنائے صلاح

و افراط و امداد وغیر ذلک و افتعال مثلاً اجتناب و ارتکاب
وغیرہ باستثنائی احتیاج و احتیاط و اصطلاح و التجا و انتہا و ابتدا
و استفعال مثلاً استفسار و استکراہ وغیرہ باستثنائی استعداد
و استمداد و انفعال مثلاً انقلاب انقسام وغیرہ و
افعلال مثلاً اغبرار و احمرار وغیرہ و تفعل مثلاً تقرب
و توسل وغیرہ باستثنائی توقع و توجہ و تواضع و تفاعل
مثلاً تقابل و تقارب غیرہ اور باب تفعیل و مفاعلت کے
وزن پر جو مصادر آتے ہیں وہ سب تانیث مستعمل ہوتے ہیں
مثلاً تسلیم و تعظیم و تکریم و تقدیر و تدبیر و مشارکت و مفاہمت و حجت
وغیرہ اور جن الفاظ اور مصادر عربی و فارسی کے ہندی کے
آخر میں تا سے مصدر ہی آتی ہی وہ سب بھی تانیث

مشید بنیان معدلت مؤید قواعد عدالت انجم سپاه فلک بارگاه قمر رکاب
آسمان جناب مهر سپهر قیصر سالی سپهر مهر عدالت نوشیروان والی غربا پرور
دادگستر عاجزنواز دشمن گداز عطا درهم مریخ حشم جامی داد دهی و
انصاف ماحی ظلم و اعتساف کثیر الرماد طویل النجاد گوهر
بحر عطا منبع جود و سخا عمده رؤسای کرام قدوه
امرای عظام نجم درخشنده اوج دولت و اقبال
دُر ارزنده محیط حشمت و اجلال خورشید برج سروری
ماه اوج غربا پروری یکه تاز میدان شجاعت و
دلیری فارس مضمار پردلی و شیری صاحب السیف
و القلم اهل جود و همم متقن قوانین انصاف گستری
موجد آئین رعیت پروری نایب السلطنت مشیر

بولے جاتے ہین مثلاً رفعت و حشمت و شوکت و عظمت
و جلالت و غیر ذلک باستثنای خلعت و شربت و بخت
و تخت و تابوت و طشت و سکوت و رایت و سوت
و بہوت و توت و درخت و رخت و داسوخت و بکسیت
و غیر ذلک کہ وہ مذکر ہین **اختلاف** چند الفاظ ایسے
ہین کہ جنکی تذکیر اور تانیث اہل دہلی او اہل لکہنو کے
جہگڑے ہین پڑی ہے ازانجملہ رستا اور سیر اور
جان اور آواز اور غزل اور خلش اور تکرار اور بار وغیرہ
اہل دہلی اور پنجاب کے لوگ اکثر ان سب کو بتذکیر استعمال کرتے
ہین اور اہل لکہنو مونث جانتے ہین اور بعض الفاظ ایسے
ہین کہ جنکی تذکیر اور تانیث کا خود اہل لکہنو مین جہگڑا

پڑا ہے ابتک طے نہیں ہوا از انجملہ ہے
لفظ بلبل کا کہ اس شعر میں جمع اوسکی بقاعدہ جمع الفاظ
مونث واقع ہی رشک شیر و صدف قدح
رخ میں ہیں رطب اللسان ٭ بلبلیں ہیں شاخ گل پر یا ان
شمشاد پہ ٭ اور جناب خواجہ حیدر علی آتش مرحوم
اپنے کلام میں اس لفظ کو مذکر باندھا ہی الش ٭
بلبل ہوا چمن کے تو کیا دیکھا غنچہ ٭ خالی ہر اک
گرہ نظر آتی ہی دام اور ایسا ہی حال ہے لفظ خانچہ
کا کہ اسکو بھی مذکر اور مونث دونوں طرح پر موزون
دیکھا ہے جیسا کہ اس مصرعہ سے مثال مذکر کی حاصل
ہوتی ہے مصرعہ سمنے سبزہ زار اگر فاتحہ پڑھا

مصرعہ وہاں فاتحہ دلوائی ہے سفتا ددوتر
کے پڑ اور لفظ فغان اور قامت اور برف اور
نقاب و رمیل بہی مشتبہ ہین بعض شعرا نے مذکر او
بعض نے مونث باندہا ہی اگرچہ کلیہ نہین ہے مگر حرف
الفاظ ہندی سہ حرفی و چہار حرفی کے آخر
کاف تازی ہوگا علی الاکثر مونث ہون گے
مثلاً سڑک و رنگت و بیٹک وغیرہ الکا ملکہ بعض
الفاظ عربی و فارسی مین بہی ایسی ہی صورت
پائی جاتی ہے مثلاً شک و صحنک وغیرہ اور
اکثر اہل لکہنو مفرد الفاظ ہندی کی جمع بطور مذکر
مین مثلاً مجالس ہوئی اور عورات

ازانجملہ ہے قاعدہ تصغیر کا ہندی الفاظ
مین یہہ ہے کہ لفظ مذکر ہندی کے آخر مین رای
ثقیلہ اور یاے حطی کو اضافہ کرتے ہین مثلاً
پلنگ و پلنگڑی و لعل و لعلڑی ازانجملہ ہے
کہ بعض لفظ کے آخر مین جب رای ثقیلہ لاتے
ہین تو معنی فاعل کے پیدا ہوتے ہین مثلاً ہسوڑ
ازانجملہ ہے کہ کبھی الف بعد رای ثقیلہ کے
اور آخر مین زیادہ کرتے ہین مثلاً بھگوڑا ازانجملہ
ہے کہ کبھی یاے تحتانی اور لام الف آخر لفظ مین
زیادہ کرتے ہین تب بھی معنی فاعل کے پیدا
ہوتے ہین مثلاً رسیلا و سجیلا ازانجملہ ہے

حال اکثر جانوروں کا کہ مادہ اور نر اونکا ممیز نہیں ہے
اگر مادہ بھی ہوں تو مذکر بولے جاتے ہیں مثلاً بٹیر و تیتر و طوطی
و بلبلا و کوا و باز و سانپ و پپیہو و گیدڑ و گینڈا اور بچھو و شیر و
چیتا و مگر و کچھوا و سوسن و غیر ذلک از انجملہ ہے
بعض جانور مادہ کیلئے آخر نام میں یاے حطی و الف زیادہ کرتے
ہیں مثلاً بچھولا اور بچھیا و کتا و کتیا اور بعض مادہ کے
لیے نون و یا آخر میں اضافہ کرتے ہیں مثلاً ہتھی و
اونٹنی اور بعض نروں کے لیے الف اور واو آخر میں بڑھاتے
ہیں مثلاً بلاؤ استعمال ایک تو حال تذکیر و تانیث
کا بطور قواعد کلیہ اکثر لکھا گیا اب مفردات الفاظ کی
فارسی و ہندی و عربی تانیث اونکی و فصیحا تذکیر اول ش

کی زبانون پر جاری ہین کچھہ آدمیون سے بر جاتے تو سمجھا
کے لکھے جاتے ہین حرف الف آب و تاب و
آئینہ و آتش و آنور و آرزو و آستین و آگ و
آندھ و آہ و رفت و آنچ و آنکھہ و آواز و آیت و ابتدا
و انتہا و اجل و اجابت و اچکن و ادا و اسار
و اطلاع و اطلس و افیون و الکائل و اکثیر و انشا
و انگوٹھی و انگلیٹ و انگیا و اوٹ و اوچہل و
انگشتری حرف با بات و بادبان و بال گندم و
جو و بانک و باگ و بانگ و بانہہ و بادو باہ و بد و
بدہیا و برفت و بیتی و لبیاطہ و بسم اللہ و بلا و
بند و ق و بنیاد و بوباس و ابد و باشش و توجہ

و بوند و بہار و بہاگڑ و بھڑک و بہنک و بہوکہہ و
بہول چوک و بہیر و بیت و بہنگ **بای فارسی**
پازیب و پاکھر و پاکی طینت و پال و پخت و پنیر و
پیشواز و پکار و پکھاوج و پلٹن و پلک و پوچھہ و
پہن و پہکڑ و پہوٹ و پیاز و پیاس و پیت و
پیٹھہ و پیٹہہ و پیراو پیشانی و پیش قبض و پیک
پان و پینس **حرف تا** تاب و تاک و تاکید و
تانت و تپ و تپش و تفنگ و تراز و و تراش و ترت
و تره تیزک و تپ دق و تربیت و تکرار و تکل
و تنگ و و و تلوار و تمنا و توپ و تہاپ و تہاہ و
تہینت **حرف تای ہندی** ٹکرا و ٹوم و ٹہلیا

و ٹہوکر و ٹمیں و ٹپ جہاجن و ٹیپ آواز ۞

حرف جیم

جامن و جاگیر و جان و جا بیدادو
جبین و جدول و جُٹر و جسبت و جنتر و جسبت و جو
و جلبت و جہل و جلا و جلد و جمنا و جنس و
جوت و جو آر و جوارش و جہاڑ و و جہالر و جہانجہ
و جہپک و جہیل و جہنک و جہلک و جہول و
جیب

حرف جیم فارسی

چادر و چال
و چاہ و چائے و چپت و چپکن و چتون و چٹ
و چڑیل و چت و چلم و چلمن و چمک و
چوہڑ و چوٹ و چونچ و چوک و چوکہٹ و
چہاچہہ و چہالو و چہب و چہٹ و چہل و

پہہوت و چہوٹ و پہاہٹ و جہیت و چپیر و چلبیان

و چہنال حرف الحا حمایل و حیا و

حنا حرف خا مجمہ خاتم و خاک و

خاکستر و خبر و خر و خزان و خطا و خلخال

و خلق و خندق و خیر حرف دال

داڑہہ و درز و دستار و دشک و دعا

و دکان و دم و دنیا و دوا و دوا المسک

و دوپہر و دولن و دہپ و دہج و دہرم

و دہنیر و دہوپ دہول و دہول و دہوم

و دید و دیر و دیوار حرف دال ہندی

ڈابہ و ڈاٹہ و ڈاک و ڈبیا و ڈاڑہی

ڈگ و ڈہاک و ڈھیل حرف را مہملہ

راب و رات و راس و راکھ و رال و راہ و

رائے و رُچ و رسوت و رفتار و رقم و رکاب

و رونق و ریل پیل حرف زا معجمہ زبان

و زرزیری و زرہ و زکوۃ و زلف و زمین و

زنجبیل و زنجیر و زندگی و زیر بریان حرف

سین مہملہ ساگون و ساکھ و ساگرہ و

شوئے و سیپ و سیبل و سیر و سج و سرسبز

سرسون و سرنگ و سطر و سکت و سلیقہ

و سمت و سمنگ و سنجاف و سنگت و سوچ

و سوجھ و سوت و سوتی و سوسن و سوگند

دولت امیر کبیر وزیر با تدبیر جناب صاحب
آنریبل سر جان لیرڈ منیر لارنس
بارونیٹ جی سی بی کی اس آئی ویسرائے
وگورنر جنرل ہندوستان دام ملکہ وعمرہ الی یوم الحشر
ہوگا تو نظر فوائد عام رعایا بالضرور حکم قضاشیم
اوسکے انطباع کے لئے نفاذ پاکر تقسیم اوسکی جملہ
مدارس اور کچہریہاے حکام مین رواج کے لیے ہوگی

فصل اول وجہہ شیرین ہونے زبان ہندیکے

یہہ کیا خوب ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ وعلی
نبینا وآلہ الصلوۃ والسلام کا ورود بہشت سے پہلے
ہندوستان ہی مین ہوا اور تکلم آپکا ابتداءً اسی ملک

وسونٹھہ وسونڈہ وسونف وسیدہہ و
سیف وسیم وسحر حرف شین معجمہ
شاخ وشب وشبنم وشراب وشرح
وشرط وشرم وشطرنج وشعاع و
شکر وشلک وشمشیر وشمع وشناخت و
شہرت وشیربرنج وشیرمال حرف
صاد مہملہ صبا وصبح وصف وصفا و
صلح حرف ضاد معجمہ ضیح وضیا حرف
طای مہملہ طرف وطرز وطلب حرف
ظای معجمہ ظہیر معنی دایہ حرف عین
مہملہ عطا وعقل وعید حرف غین

معجمہ غذا و غزل و غلیواز و غلیل و
غور حرف فا موحدہ فوج و فرد و
فکر و فہمید حرف قاف مثناۃ قبا و قبر و
قدغن و قطع و قسم و قسم و قنات
و قندیل و قوم حرف کاف کان بمعنی
معدن و کپٹ و کتاب و کچنال و کربلا و
کڑ و کشمش و کفش و کمر و کمرک و کمک
و کوچ و کور و کوک و کوکہ و کومل و کھٹ بل
و کھجلی و کھڑاون و کھیر و کھیل و کیل
و کیچڑ و کیمیا حرف کاف فارسی
گات و گانٹھہ و گڑھیا و گرد و گردن و

گرہ و گزک و گفتگو و گفتار و گنگا و گندہک و گوٹ
و گود و گور و گورکھ و گولک و گہاٹ و گہاس و
گہٹا و گہیند حرف لام لاکہہ و لاگ و لپک و لٹ
و لڑ و لوٹ و لوح و لہر و لیپ و لیر حرف
میم مال جرچہ و مانگ و مبارک باد و مثل و مچہر
و مچہلی و مح و مدد و مرقد و مرگ و مشق
و مسک و مشک و مصری و معجون و مقراض
و ململ و منڈیر و مہندی و موج و موچہ و مہا
و مہر و مہر و میخ و میہنال و میل المغنی حرک و مینا
و مینڈ حرف نون ناف و ناک و ناو و نبات
و نبض و نتہہ و نشتر و نذر و نرد و نرگس و نقب و

نمکسک و نگاه و نمش و نوبت و نوک و نہایت و نہر
و نیت و نیم و نیند حرف واو واو و باو و فاو و جمع
و لا حرف ہا ہانک و ہجو و ہڑ و ہلجان و ہلچل و
ہوس و ہوا و ہیکل حرف یا ۔ یاس و یال
و یخ و یاد اب کچھ قاعدہ جمع بنانیکے لکھے
جاتے ہین کہ اکثر جمع الفاظ مذکر کی واو اور نون آخر
لفظ مین اضافہ کرنیسے بنتی ہے جیسا کہ آدمیون اور
جانورون اور جمع الفاظ ہندی مونث کی یاے
تحتانی اور نون کے آخر لفظ مین اضافہ کرنیسے بنتی
ہے جیسے کہ تلوارین اور ڈالین اور کبھی الف اور
نون کے اضافہ کرنے سی بہی آخر لفظ مین جمع بنالیتے

ہین جیسے کہ ٹوپیان اور روٹیان اور کبھی کبھی الفاظ
جمع کی خبر واحد بہی نکالتے ہین جیسا کہ اس شعر مین

گھر اوسکا حسینون سے ہے پریون کا اکھاڑا | صحبت ہے نکالی تو طلسمات نکالے

اور چند الفاظ اور جملے ایسے بھی ہین کہ کل خواص و
عوام کے زبانون پر غلط جاری ہین کثرت شہرت اور
استعمال سے اب وہ مین جا بجی رسم زد ہین اب اگر اوسمین
دخل کیا جائے تو ہو نہین سکتا مثلاً بسم اللہ ہوئی اور
سلام علیک وغیرہ ذلک غور سے ان سب مین کوئی علامت
تانیث کی پائی نہین جاتی اگر تذکیر استعمال کیا جاوے تو محل
تعجب ہو غلط العام فصیح مراد ایسی باتون سے ہے کہ اوسکے
خلاف ہو نقص سننے والے کی فہم مجموعے کے قاعدے کو سمجھی الفاظ عربی

میں استعمال کیا ہی مگر یہہ کچھہ خوب نہیں بیت

فرق آیا جگر کو ملکر خدا خیر کرے	یہ نکلنے لگی آنکھوں مین خدا خیر کرے

فصل سوم جاننا چاہئے اگلے زمانہ میں
اس فن کو تکملہ اور علوم کا جانتے تھے اس زمانہ مین لوگون نے
بہت سہل سمجھہ لیا ہے سو یہہ غلط فہمی ہے شاعرونکو ہمہ دانی
لازم ہے سو وہ دشوار ہے بہر حال اگر یہہ چند امور حاصل ہون
تو اطلاق لفظ شاعر ہو سکتا ہے اول استعداد علوم عربیہ
اگر زیادہ نہو تو استحضار صرف و نحو کا بہت ضروریات
سے ہے دوسرے پڑہنا رسالہ عروض و قوافی و
بدایع وغیرہ کا کسی استاد سے تیسرے شاگرد ہونا
کسی شاعر مسلم الثبوت مسند کا اور سالہا سال یا بہوا جہہ

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

اوسسے اصلاح لینا چوتھی سیر دواوین اساتذہ اور
ہم صحبتی شعرا پانچوین شعرگوئی کو کسی موقع اور فصل پر منحصر
نکرے چھٹے ہمیشہ مشق بکثرت بڑہانا اور تازہ رکہنا شغل
موزونیت کا علاوہ بران قدرت رکہتا ہو کہ جملہ بحور
سالم و مزاحف مین بحفظ وزن شعر کہے اور یہہ نو قسمین جو
نظم کی ہین سب اقسام کی موزونیت کی قدرت حاصل ہو غزل و
قصیدہ و مخمس و مسدس و ترکیب بند و ترجیع بند
و رباعی و قطعہ و مثنوی اور جسکو یہہ امور حاصل ہون
اوس پر اطلاق شاعر کا ہوگا اگرچہ خوش فکر بہی ہے
مگر اوسکو موزون الطبع کہینگے لطیفہ ایک سادہ لوح
شخص کسی شاعر کے پاس گیا اور درخواست کی کہ مجکو

شعر کہنا سکہاتے اونہون نے کہا کہ علم حاصل
کرو کتابین عروض و قوافی کی پڑہو اساتذہ کے دیوان
دیکہو فکر شعر کے لئے ایسے مقامات مین اکثر بیٹہا کرو
جہان سبزہ اور دریا وغیرہ ہو اگر طبع موزون رکہتے ہو
تو البتہ کچہہ اشعار بہم پہونچینگے وہ مرد سادہ لوح ایکدن
دریا کے کنارے جہان سبزہ بہی تہا صبح سے
شام تک بیٹہا رہا وقت مغرب استاد کے پاس آیا
اور کہا کہ کیا خوب تدبیر موزونیت طبع کی آپنے
بتائی کہ مین نے اوسپر عمل کیا اور موزونیت حاصل
ہوئی چنانچہ ایک مصرعہ موزون کر لایا ہون دوسرا
مصرعہ آپ لگا دیجئے اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرعہ

آب و دریا سبز ٭ اوستاد نے اوسکو احمق
جانکر یہہ مصرعہ لگایا مصرعہ ابجد حطی ہوز ٭ انتہی
پھر کیف چاہیے مبتدی کو کہ جسطرح پر شعر کہنا منظور ہووے اوسکے
سب قوافی پہلے لکھے اونمین سے غور کرے
کہ کتنے قوافی خاص لائق گنجایش مضامین ہین اونہین کو
سہل زمینونمین موزون کرے اول مصرعہ
ثانی لکھے بعد اوسکے مصرعہ لگاوے اور یہہ
بھی چاہیے کہ غزلہائے اساتذہ پر اکثر غزل نہ کہے
کہ اوسپر سرسبز ہونا دشوار ہے اور اقسام اشعار
مین سے پہلے صرف ایک قسم غزل کی اختیار کرے
جب ہزارہا غزل مختلف الوزن و قوافی کہہ سکے

مین واقع ہوا بعد وسکے آپکی نسل حج اور ملکو نمین پہونچی تب او زبانین

مختلف جاری ہوئی لیکن اس زبانکی ترتیب اوپنچاس حرفون سے ہی

اٹھائیس حروف عربی کے اور چار حرف مخصوص فارسی پ

چ ژ گ او سترہ حروف مخصوص ہندی کے اور وہ یہہ

ہین بھہ پھہ تہ ٹ ٹھہ جہ چھہ ڈہ ڈھہ ڑ ڑھہ کھہ گھہ لہہ مہ نہ

ہ ی ہو رسی ملے ہوئے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ زبان ریختہ وہ زبان ہے

جسمین سب زبانین مستعمل ہون بازار لشکر شاہجہان

بادشاہ مین ہر ایک ملک کے آدمی رہتے تہے

اون لوگون کی زبانون میں جسطرح تلفظ جاری تھا

اوسکو نام زد بازار وکیا ابتدائے زبان اُردو

بہت سے بے ربط تھی تبدریج صفائی پیدا ہوئی

اور ملکہ اور استعداد کامل حاصل ہو تب اور
اقسام کی طرف رجوع کرے ابتداءً قصیدہ
و مثنوی و رباعی وغیرہ نہ کہے اور یہہ چند اقوال
حاسدین شعرا کے جو ہین مثلاً کچھہ لوگ یہہ کہتے
ہین کہ شعر کہنا گناہ ہے اور شاعری منحوس ہے
اور لطف شاعری آتش پر ختم ہوا اور یہہ
ایک امر لایعنی ہے ان اقوال پر عمل نہ کرے ایسی
ایسے اقوال واہیہ کے جواب مین ہماری کتاب
موسوم بہ شوکت نادری بہم پہونچا کر دیکھے ایک
قطعہ ہمارا جو مناسب مقام ہو وہ یہہ ہے لمولفہ

ہے غرض یہہ کہ ختم شاعری ہو کہتے ہین گر لوگ	یہہ غلط ہے غور و فکر ابد تک مقرر رہ جائے

شاعری کیا ہی نبوت جو کسی پر ختم ہو	ہی وہی فیضِ سخن لیکن سنے جو رہ جاتے

شاہنامہ اب بھی اہل کمال اس زمانے کے کہہ سکتے ہیں مگر جو مورد
قدردان کوئی نہیں شعر ہنوز آن ابر رحمت در فشان است
خم و خمخانہ با مہر و نشان است ۔ ایک منشی شاعر نے کسی تاریخ میں
دیکھا تھا کہ ایک بادشاہ کی جب ابتدا تخت شاہی پر جلوس
کیا تو ایک منشی شاعر نے وہ قصہ صنعت سجع میں لکھ کر
پیش کیا اور تین سے جلوس بھی نکلتا تھا اوس
بادشاہ نے صلہ بے انتہا دیا فی زمانا ایک منشی نے
ایک تخت نشین حال کے جلوس کی وان نثر رقعہ سے
وہی صنعت میں لکھ کر گذرانے حضرت نے گوشہ چشم
بھی کھلا نہ کیا ایک شاعر نے قصیدہ ایک صاحب کے خلوص

مین گذرانا قصیدہ بہت بلند تھا مگر اون صاحب نے اوسکو
پڑہکر بدستخط خاص بہشتیا لی قصیدہ پر لکھا کہ در دفتر مجانین
داخل باشد کلام منظوم بالاتر و فصیح تر سب اقسام
کلام سے ہے دلیل عظمت اور بزرگی کی ثابت ہی
اسیلئے کہ آغاز کلام اللہ کا ایک مصرعہ موزون سے ہے یعنی
بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اور بہت سے آیات اثنا
موزون واقع ہوئے ہین اور کلام موزون بہت اصفیا
اور اولیا اور علما کے عالم مین بکثرت موجود ہین پس
چاہیے کہ صحت الفاظ اور صفائی بندش و خوبی محاورات
و لطف معنی مین بہنگام موزونیت کوشش بلیغ کیجاے اور فکر
سرسری اتفاق نہو جیسے فصحا مخصوص شاعر کو ملحوظ رہے کہ کبھی وقت

روزمرہ گفتگو مین بھی از راہ سہل انگاری غلطی کسی قسم کی زبان
پر نہ آئے ورنہ جب عادت غلط بولنے کی ہوتی ہی تو گاہ گاہ غلطی
تبدش اشعار مین بھی ہو جاتی ہے اکثر الفاظ ہین کہ خواص اور
فصحا کی زبانون پہ بھی جاری ہین ساکن الاوسط متحرک الاوسط
اور متحرک الاوسط ساکن الاوسط بولے جاتے ہین مثلاً شمع اور شمع اور ایسی ہی
مثال متحرک الاوسط سمجھنے چاہیے اور بجائے جمع تو متحرک الاوسط
کو ساکن الاوسط باندھتے جاتے ہین جیسا کہ اس مصرعہ مین مصرعہ
مگر ین گلین بندہے نقائی شتر دین ہین ۔ ہر چند فرد ج ہم
مگر مستحسن الترک ہے اکثر ساکنان دیہات وقصبات معین
شہر لکھنؤ بعض الفاظ کو جو کہ خلاف اردو ہین اپنی زبانون
پر جاری کرتے ہین ونیز ساکنان دیہات وقصبات متفرق

لکھنو کا بھی حال ہے بعض اونمین سے لکھتا ہون تاکہ وہ لوگ
ہنگام موزونیت احتیاط کرین الغرض انجملہ ہی استعمال
ساکنان مغرب لکھنو یہہ لوگ اکثر چند الفاظ کو مذکر بولتے
ہین کہ درحقیقت مونث ہین اور چند الفاظ کو کہ درحقیقت
مذکر ہین مونث بولتے ہین مولف نے بیت ایک قرن کے تجربہ
کرکے دریافت کیا ہے مثال مذکر مثلاً غزل و آواز
و جان و سیر و خلش و تکرار و غیر ذلک اور مثال مونث
کی یہہ ہے آرکھا بادام و باجا و میوہ و پاپن و نفع
و سال و بہس و رواج و تنباکو و رستہ قلم
و شعر و خواب و پوجا و مالا و سایہ و غیر ذلک
اور جب ایک لفظ مونث کی مذکر اور مونث دو نون طرح سے

نکالتے ہین جیسے کہ ترا اب پنہاٹیہری گی اور دستاویز
لکھنا ہوگی اور جس جگہہ لینا ٹپڑا اور دینا ٹپڑا بولنا چاہئے
وہان بجای الف یاے حطی یعنی لینے پڑا اور دینے پڑا
بولتے ہین اور کسطرح اور کیونکر کے مقام پر لفظ
کیسے کا استعمال کرتے ہین مثلاً پانی برستا ہی
مین کیسے آؤن اور جہاڑی کو لچایا اور سیلاب کو
اہلاو بجلی چمکنے کو کوندا ہوتا ہے اور ساڑ ہو گو سہرا
اور چہوٹی ہانڈی کو بلیا اور کہنکہریکو کا نیرا اور
بین کو وسیری کہولس دینے کو ٹوہم دینا اور گمس دینا
اور دہو یا ہوا اور سیلے کو دیلا ہوا اور سلا ہوا یا اضافہ لام
بولتے ہین اور کیا کو کرا اور کیکو کر [illegible] بولتے ہین

اور چاہتے اور دوہرے مین جو ہارے موزے ہے
اوسکو مکسور استعمال کرتے ہین اور باغ اور درخت
لگانے کو باغ اور درخت رکھنا اور خیمہ نصب ہونے کو
خیمہ لگایا جانا اور سنگ گہاٹونکو سب انت زبان پر لاتے
ہین اور الفاظ چار حرفی میں تیسرے حرف کو مکسور لیتے
ہین جیسے آفت اور ماتم اور جعفر اور جتنے حرف عربی
کے بروزن مفعول کے مشدد ہون بجائے فتحہ کے کسرہ
زبان پر لاتے ہین مثلاً مکمل اور مقرب وغیر ذلک اسم مفعول
کو مکمل اور مقرب بطور اسم فاعل بالکسر اور الفاظ مفتوح
الاول کو مکسور الاول بولتے ہین مثلاً کیفیت کو کیفیت
او مکسور الاول کو مفتوح الاول زبان پر لاتے ہین

مثلاً مین کو مَین اور الفاظ مضموم الاول کو مفتوح الاول
مثلاً مونڈھے کو مَونڈھا اور لفظ کو مضموم الاول کہ بضمہ
مجہول ہے اوسکو بضمہ معروف استعمال کرتے ہین چنانچہ
سودا نے ہجو حکیم مین لفظ گو کو بضمہ مجہول کاف سے رفو کے
ساتھ قافیہ کیا ہے اور رفو مضموم معروف ہے اور
داہنی بائین کو داہین بائین اور ساتھ کو سنگ لیتے ہین
اور اگر کسی سے پوچھو کہ تمہارا کیا نام ہے تو اکثر جواب مین
کہتے ہین کہ مجھے یار علی کہتے ہین اور حالانکہ یہہ چاہیے
کہنا کہ مجکو یار علی کہتے ہین سے کی جگہہ پر کو بولنا چاہیے
اور بعضے شہرون مین جیسے بازار مین جنس بکثرت
بکتی ہے مثلاً آگرہ مین لکھتے ہے کی منڈی اور جہان بالنسر

بکتے ہین مثلاً لکہنو مین بانس کی منڈی اور ہماری
نہایت سس مین کہ مسقط الراس مولف کا ہے جہان دال بکتی
ہے اوسکو دال کی منڈی کہتے ہین مگر بخلاف سب
شہرون کے فرخ آباد مین بعد نام بازار کی لفظ ہائے
کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً کونڈہ نائی اور دلہائی اور
لفظ ہی کو جو ہندی مین تخصیص کے لئے آخر مین مقرر ہے
مثلاً رام غلام ہی کو کہاتا تہا سو ہی کو درمیان مین
لاتے ہین یعنی رام ہی غلام کو کہاتہا اور چرکوا
اور چٹی دو طایر معروف کو لوگ پدڑ ہی اور ٹلیا بولتے
ہین اور کنکوے کو تعذرا اور چہانا یعنی
کسی باغ یا مکان یا صحن یا تالاب مین چارون طرف

کہومنا اور لوٹالنا بجاے پہیرنے کے اور کلنگی
کو پوڑا اور پہونچی کو پوہچی بولتے ہین از انجملہ
ہہی ساکنان اضلاع مشرقی لکہنو یعنی الہ آباد اور
بنارس سے پورب ونیز نواح مین جو جو بہات اور قصبات
واقع ہین وہانکے لوگ چند الفاظ کو کہ مذکر ہین مونث بولتے ہین
مثلاً ہاتہی آئی اور لشکر گئی اور جمع مذکر کی باضافہ
یا اور نون کے لفظ آخر مین بناتے ہین مثلاً چاچین اور
مکانین اور بہانگی گلوریکو پانگی کہیلی اور اکثر الفاظ
سہ حرفی مین الف آخر کو یای حطی کے ساتہہ بدل
دیتے ہین مثلاً ہوا کو ہوی اور قبا کو قبی وغیر ذلک اور
ہاے ہوز بجاے لفظ وین کے سا کا لفظ آخر مین اضافہ کرتے ہین

گئے واضع نظم اردو حسب مشہور امیر خسرو دہلوی سُنے جاتی ہین اونکے بعد
ولی گجراتی صاحب دیوان ہوئے اونکے بعد میر و مرزا اور بہت سے لوگون نے
تدوین اس فن کی کی مولف کو قدما کی حرف گیری اور نکتہ چینی مقصود
نہین بلکہ اونکو مدون اور اوستاد وقت اس فن کا جانتا ہون مثالین اونکے
اشعار کی صرف واسطے ثبوت طریقہ سابقہ و امتیاز متروکات حال کے لکھے ہین جن
حضرات کو پسند ہو وہ مختار ہین کہ عمل کرین مگر مولف کو بحث و تکرار سے معاف رکھین
الفاظ مروجہ اوس زمانہ کے جو اشعار مین موزون ہوتے تھے بہت ہین از انجملہ تھوڑے سے
لکھتا ہون کہ حسب رواج زمانہ حال کانونکو گران معلوم ہوتے ہین از انجملہ اور
بجای ظرف و اودہر بضمہ معروف بجای اودہر مضموم مجہول و سجن بجای صنم و بن بجای
بغیر و سدا بجای ہمیشہ و لوہو بجای لہو و نگہہ بجای رخ و میان بجای
معشوق و نین بجای آنکھہ و سون و سنگی بجای سے

مثلاً اکیسوین کو اکیسا اور بائیسوین کو بائیسا اور بعض
چال دہتقانیان مشرق کی بہت سے اسطرف اعتنا نکیا
گیا ازانجملہ دو ایک بطور نمونہ لکہی جاتی ہین مثلاً وہ ورسے یہہ لفظ
مخاطب معزز کے لئے بجائے آپکے اور ہو بجائے تعداد مثلاً
دو ہوا اور چار ہوا اور خبر لفظ مونث کی اکثر مذکر بنا لیتے
ہین مثلاً دو اکیا اور روٹی کہایا اور ایسا ہی ہے کہ جمع کی جگہہ
مفرد بولتے ہین مثلاً چار بجا ہوگا یا بازار سے پان آیا ہوا اور
پانی برسنے کا آثار ہی اور جاڑیکا ایام آتا ہے اور حال آنکہ
ان مقامون پر یون مستعمل ہونا چاہیے چار بجے اور پان آئے اور پانی برسنے
کے آثار ہین اور جاڑے کے ایام آگئے چنانچہ مولوی دلنجان صاحب مرشد آبادی
کے مرثیہ کی ٹیپ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے ٹیپ

تنہا جو اہل شام نشانے پایا نہیں کہیں	چاروں طرف سے تیر لگا پایا نہیں کہیں

اس مقام پر تیر لگانے موزون کرنا اونکو چاہیے تھا ظاہر یہہ سبب امور
فصحا کے سے لیے واجب الترک ہین اور یہہ لوگ تفت گیرے
پہنہی کو کپڑے پھرنا اور اجی کوہی جی لگائے ہین

فصل چہارم

مختصر در بیان قواعد و مصطلحات و مرکبات صرف اردو یہان
تک مولف لکھہ چکا تھا اور ارادہ ختم کرنیکا تھا کہ بعض احباب باعث
ہوئے واسطے لکہنے کچہہ قواعد صرف اردو کے عذر کیا گیا کہ اس بحث
مین بعض کتابین مبسوط لکہی دیکہنے مین آئی ہین جو حضرات مزاج طوالت
پسند رکہتے ہون وہ اون کتابوں سے رجوع کر سکتے ہین تو
رسالہ اس بحث مین تالیف نہین ہوا مگر یہہ بات مقبول
طبایع نہوئی ناچار بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کچہہ مصطلحات

اور مرکبات علم صرف کے بکمال ایجاز کہ بنا اس رسالہ کی اختصار
پر کہی گئی ہی سب لکھے جاتے ہیں اور جو امور مخصوص ہندی میں آتے ہیں اوسی
قدر پر اکتفا کیا گیا عربی اور فارسی قواعد سے کچھ علاقہ نہیں
ہی **اصطلاحات قواعد یہ ہیں** حرکات ثلثہ
پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہیں اور متحرک وہ حرف ہے جس پر پیش
یا زبر یا زیر ہوا ور مضموم و مرفوع وہ حرف ہے جس پر پیش ہو اور
مفتوح و منصوب وہ حرف ہے جس پر زبر ہوا ور مجرور و مکسور وہ حرف ہے
جس پر زیر ہوا ور ساکن اور موقوف وہ حرف ہے جس پر جزم ہوا ور مشدد
وہ حرف ہے جس پر تشدید ہوا ور تنوین اوسکو کہتے ہیں کہ حرف آخر
لفظ پر حرکات ثلثہ دو بار لائی جاویں مگر درحقیقت نون ساکن
کہتے ہیں اور غنہ سے مراد ہے کہ نون آخر الفاظ خوب ظاہر

نہو مخفف پڑہا جاتا ہے اور حرف علت تین ہین الف واو یا
کہ جسکا مجموعہ وای ہوتا ہے اور الف ممدودہ وہ کہ دوسرے الف کے
ساتہہ ملے اور مقصورہ برخلاف اوسکا اور موقوف وہ ہے کہ وہ اور
ما قبل اوسکا متحرک ہو معجمہ حروف منقوطا اور مہملہ غیر منقوط کو کہتے ہے
ہین اور فوقانی وہ حرف ہین کہ جنکے اوپر نقطہ ہوا اور تحتانی
وہ حرف ہین کہ جنکے نیچے نقطہ ہوا اور موحدہ ایک نقطہ والے اور
مثناة دو نقطہ والے اور مثلثہ تین نقطہ والے کو کہتے ہین اور معروف
وہ ہین کہ جنکے واو کا ضمہ خوب ظاہر پڑہا جاوے اور مجہول برعکس اسکے
اور ایسا ہی حال کسرہ یای معروف و مجہول کا اور محذوف
حروف [illegible] کو کہتے ہین اور واو معدولہ وہ ہے کہ لکہنے
مین آوے و پڑہا نہ جاوے اور ہای مخفی کو کہتے ہین کہ واسطے اظہار حرکت

آخر لفظ مین لکھتے ہین اور حروف متشابہ وہ ہین جو ایک صورت
کے ہون اور مخفف وہ حرف ہے جو کسی لفظ سے کم کیا جاے اور لفظ
کو صیغہ سمجہا جاتا ہے اور مشتق کلمہ مستخرجہ کو کہتے ہین اور قسمین اوسکی
سات ہین اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبہ و اسم تفضیل و
اسم آلہ و اسم ظرف و اسم حالیہ اور مخاطب وہ شخص ہے جسسے خطاب
کیا جاوے اور مرادف وہ دو لفظ ہین کہ ایک معنی کے ہون اور
نکرہ وہ ہے کہ شخص غیر معین پر اطلاق اوسکا ہوا اور معرفہ وہ ہے کہ کہنا
اوسکا ایک شخص معین پر درست ہوا اور مقدر وہ ہے کہ عبارت مین نہو
اور معنی اوسکے لیے جاوین اور اشباع زیادہ کرنا حروف علت کا
اور ترخیم دور کرنا حرف کا کلمہ کے آخر سے جاننا چاہیے
کہ کلمہ ایسا لفظ ہے وہ تین قسم کے اسم و حرف و فعل اسم وہ ہے

کہ جسکے معنی میں زمانہ نپایا جاوے اور حرف وہ ہی کہ بغیر اور کلمہ ملائے کے
اوسکے معنی حاصل نہوں اور فعل وہ ہے کہ جسکے معنی میں زمانہ پایا جاوے اور زمانے
تین ہیں ماضی و حال و استقبال اور اقسام ماضی چھ ہیں ماضی قریب ماضی بعید ماضی
مطلق ماضی استمراری ماضی شکیہ ماضی تمنی اور یہہ سب مصدر سے مشتق ہوتے ہیں
اور علامت مصدر کی جیسے کہ فارسی میں دن اور تن ہے ایسی ہی
ہندیمین نا ہے الا بعض اور مصدر کی دو قسمیں ہیں ایک معروف جسکا فاعل
معلوم ہو دوسرے مجہول جسکا فاعل معلوم نہو اور مضارع بتاتا ہے حال و
استقبال سے اور علامت مضارع کی عربی میں جیسے اتین ہیں
اوسی طرح سے ہندیمین آتا ہے اور آویگا اور علامت ماضی کی ہندیمین
الف آخر لفظ کا ہے جیسا کہ عربی میں لفظ ماضی میں لام کلمہ یعنی حرف
آخر لفظ مفتوح ہوتا ہے اور جیسا کہ عربی میں جمع کے صیغہ مقرر ہیں اوسی طرح ہندیمین

فقط دس صیغے ہوتے ہین دو مذکر غایب دو مونث غایب دو مذکر حاضر دو
مونث حاضر اور دو متکلم مع الغیر مثبت اور منفی مین چار صیغے جو کم ہین اوسکی وجہ
ظاہر ہی کہ نہی مین درمیان تثنیہ اور جمع کے کچھ فرق نہین اور امر و نہی
مضارع سے بنتے ہین حاضر سے حاضر غایب سے غایب مجہول سے مجہول معروف
سے معروف اور علامت امر کے نہی مین اکثر ساکن ہونا حرف آخر کا ہی اور
علامت نہی کی اضافہ کرنا نون اول لفظ مین اور جسطرح ماضی مین
کئی قسمین ہین اوسیطرح امر و نہی مین بھی کئی قسمین ہین اور مصدر فعل
کے لئے فاعل کا ہونا ضرور ہے پس علامت فاعل کی ہندی مین بنے والا اور
ہی اور الفاظ ہندی مین اگر آخر کو یای حطی ور الف بڑھایا جاے تو بھی علامات
فاعل سے مثلاً گویا اور ترکیب اسم فاعل کی جو فارسی لفظونکی
ساتھ مستعمل اردو مین بھی ہین کہ کسی اسم جامد پر صیغہ امر کا یا کوئی

فاعل کی اضافہ کیجاے تو معنی فاعل کے پیدا ہوتے ہین مثلاً
دستگیر و پرہیزگار و آہنگر و خردمند و ہنرور و خشمگین و دردناک و
مہربان و آبدار و نشان بردار و سرپوش وغیرذلک **اور** علامت
مفعول کی ہندی مین لفظ گیا اور گئی اور ہوا ہے اور قسمین مفعول کی
ہین مفعول فیہ مفعول لہ مفعول معہ مفعول مطلق اور یہہ عربی مین مضارع سے
نہین بنتا ہی **اور** اسم تفضیل و اسم آلہ ہندی مین نہین ہوتا مگر اسم ظرف
البتہ ہوتا ہی اور قسمین اوسکی دو ہین ظرف زمان اور ظرف مکان اور ہندی مین علامت
اوسکی لفظ مین ہے لیکن جھرنا اور رمنا اگرچہ مصدر ہین لیکن معنی مکانکے
اونسے حاصل ہوتے ہین یعنی جھرنا جگہہ جاری ہونے پانیکی اور رمنا جگہہ ہرنی
جانوران شکاری کی اور فارسی الفاظ مستعملہ اردو مین جو علامتین
ظرف مکانکی ہین وہ یہہ ہین خانہ **و** دان **و** گاہ **و** ستان **و**

زار و سال و سالہ اور مبتدا وسکو کہتے ہین جسسے جملہ کا آغاز
ہوا اور خبر اوسکو کہتے ہین کہ جسسے جملہ کا مطلب واضح ہوا اور
مضاف وسکو کہتے ہین جو کہ اضافت کیا گیا ہو کسی شے کیطرف اور
جس شے کیطرف اضافت کیا گیا ہو اوسکو مضاف الیہ کہتے ہین اور
بدل اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی شے سے بدلا ہوا ور جس چیز کے ساتھ
بدلا گیا ہو اوسکو مبدل منہ کہتے ہین اور جاننا چاہیے
کہ الفاظ سہ حرفی ہندی مین اگر آخر حرف الف یا ہائے ہوز ہو تو اوسکو
جمع بنانے کے لئے یا اور کسی ضرورت کے واسطے یای حطی کے ساتھ
بدلنا جائز نہین مثلاً دادا کو دادے اور لالہ کو لالے نہین کہہ سکتے اور ایسا ہی
الفاظ سہ حرفی فارسی اور عربی کے لئے بھی سمجھنا چاہئے مثلاً شترا
کو سترے اور قبا کو قبے بولنا جائز نہین اور صفت کہتے ہین

ہین تعریف کرینکیو اور موصوف وہ جسکی صفت کی گئی ہو اور
مشبہ وہ ہے جوکہ تشبیہ دیا گیا ہو اور مشبہ بہ وہ ہے جسکی تشبیہ دی گئی ہو
اور علامت اوسکی ہندی مین لفظ سا کا ہی اور معطوف وہ ہے جوکہ عطف
کیا گیا ہو اور معطوف علیہ وہ ہے کہ جسپر عطف کیا گیا ہو کہ وہ ہندی مین
لفظ اور کا ہے اور موصول وہ ہے کہ بغیر صلہ کے ملے اوسکا مطلب حاصل
نہو اور ضمیر وہ اسم ہے کہ بنایا گیا ہو واسطے غایب اور حاضر اور متکلم کی
اور قسمین اوسکے دو ہین متصل اور منفصل اور افعال ناقصہ وہ ہین کہ جنکا فاعل
اور مفعول نہین ہوتا بلکہ اسم و خبر کو چاہتے ہین اور ترکیب سے مراد
ملانا دو کلمون کا باہم اور مرکب وہ دو کلمہ ہین کہ آپسمین ملے ہون اور
قسمین جملہ کے دو ہین خبریہ اور انشائیہ خبریہ کی چہہ قسمین ہین جملہ فعلیہ جملہ اسمیہ
جملہ شرطیہ جملہ قسمیہ جملہ معترضہ اور انشائیہ ہین امر و نہی و استفہام و